جلد ۳۴ | ۱۰ ماہ شہادت ۱۳۲۵ ہش | ۷ جمادی الاول ۱۳۶۵ھ | ۱۰ اپریل ۱۹۴۶ء | نمبر ۸۵

مدینۃ المسیح

قادیان ۹ ماہ شہادت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۷ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کو آج حرارت بھی ہے۔ اور پاؤں میں درد بھی۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں ؛

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کو شدید ضعف کی شکایت کے علاوہ سر درد اور بخار ہے۔ احباب خاص طور پر دعائے صحت فرمائیں ؛

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو نسبتاً افاقہ ہے پاؤں میں خفیف سی درد معلوم ہوتی ہے۔ احباب کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

خان بہادر چوہدری ابو الہاشم خان صاحب عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں۔ ان کی تکلیف میں کوئی خاص افاقہ نہیں۔ احباب انہیں خاص دعاؤں میں یاد رکھیں ؛

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دُنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا

"ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہوگی۔ کہ عیسےٰ کے انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نومید اور بدظن ہو کر اس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑ دینگے۔ اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا۔ اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں۔ سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا۔ اور اب وہ بڑھے گا اور پھولیگا اور کوئی نہیں جو اسکو روک سکے۔ اور یہ خیال مت کرو کہ آریہ یعنی ہندو دیانندی مذہب والے کچھ چیز ہیں۔ وہ صرف اس زنبور کی طرح ہیں۔ جس میں بجز نیش زنی کے اور کچھ نہیں۔ وہ نہیں جانتے۔ کہ توحید کیا چیز ہے۔ اور روحانیت سے سراسر بے نصیب ہیں عیب چینی کرنا اور خدا کے پاک رسولوں کو گالیاں دینا ان کا کام ہے۔ اور بڑا کمال ان کا یہی ہے۔ کہ شیطانی وساوس سے اعتراضات کے ذخیرے جمع کر رہے ہیں۔ اور تقوےٰ اور طہارت کی روح ان میں نہیں۔ یاد رکھو کہ بغیر روحانیت کے کوئی مذہب چل نہیں سکتا۔ اور مذہب بغیر روحانیت کے کچھ بھی چیز نہیں۔ جس مذہب میں روحانیت نہیں۔ اور جس مذہب میں خدا کے ساتھ مکالمہ کا تعلق نہیں۔ اور صدق و صفا کی روح نہیں۔ اور آسمانی کشش اس کے ساتھ نہیں۔ اور فوق العادت تبدیلی کا نمونہ اسکے پاس نہیں وہ مذہب مردہ ہے۔ اس سے مت ڈرو۔ ابھی تم میں سے لاکھوں اور کروڑوں انسان زندہ ہونگے کہ اس مذہب کو نابود ہوتے دیکھ لو گے۔ کیونکہ یہ مذہب آریہ کا زمین سے ہے نہ آسمان سے اور زمین کی باتیں پیش کرتا ہے نہ آسمان کی۔ پس تم خوش ہو اور خوشی سے اچھلو کہ خدا تمہارے ساتھ ہے۔ اگر تم صدق اور ایمان پر قائم رہو گے۔ تو فرشتے تمہیں تعلیم دینگے۔ اور آسمانی سکینت تم پر اترے گی۔ اور روح القدس سے مدد دیئے جاؤ گے۔ اور خدا ہر ایک قدم میں تمہارے ساتھ ہوگا۔ اور کوئی تم پر غالب نہیں ہو سکے گا۔ خدا کے فضل کی صبر سے انتظار کرو۔" (تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۵-۶۶)

ایڈیٹر غلام نبی

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۷ رجمادی الاول ۱۳۶۵ھ مطابق ۱۰ ماہ شہادت ۱۳۲۵ ہش

تبلیغ مذہب اور تبدیلی مذہب میں دست اندازی مسلمان کبھی برداشت نہ کرینگے

(از ایڈیٹر)

ہندو چونکہ نہیں چاہتے۔ کہ ہندوستان میں مسلمانوں کو تبلیغ اسلام کی آزادی ہو۔ اس لئے کانگرس باوجود مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کی بھی دعویدار ہونے کے تبدیلیٔ مذہب کے متعلق اپنے رویہ کا نہ صرف صفائی کے ساتھ اظہار نہیں کرتی۔ بلکہ ایسا طریق اختیار کئے ہوئے ہے۔ جس سے ظاہر ہے۔ کہ وہ مسلمانوں کو اس بارے میں حقیقی آزادی دینے کے لئے تیار نہیں ہوگی۔ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ اپنے حال کے مضمون میں اس امر کا ذکر کرتے ہوئے رقم فرما چکے ہیں۔ کہ

"کانگرس کے نزدیک آزادی کا مفہوم یورپ کے زمانہ وسطےٰ والا ہے۔ جسے مسلمان کسی صورت میں تسلیم نہیں کر سکتے۔"

اور اس کے ساتھ ہی مسلمانوں پر یہ واضح فرماتے ہوئے کہ "ہندوستان ہمارا بھی اسی طرح ہے۔ جس طرح ہندوؤں کا"۔ بلکہ "یہ ملک ہمارا ہندوؤں سے زیادہ ہے" یہ اعلان فرما چکے ہیں۔ کہ

"اسلام کے خوبصورت اصول کو پیش کرکے ہم اپنے ہندو بھائیوں کو خود اپنا جزو بنا لینگے۔ ......ہمیں ہرگز وہ باتیں قبول نہیں کرنی چاہئیں۔ جن میں اسلام اور مسلمانوں کی موت ہو۔ مگر ہمیں وہ طریق بھی اختیار نہیں کرنا چاہیئے۔ جس سے ہندوستان میں اسلام کی حیات کا دروازہ بند ہو جائے۔"

اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ مسلمانوں کے لئے تبلیغ اسلام کا فریضہ کتنی اہمیت رکھتا ہے۔ اور اس کی ادائیگی میں رکاوٹ ان کے لئے کس قدر ناگوار بلکہ ناقابلِ برداشت ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس نازک وقت میں پھر کانگرس کو مسلمانوں کے ساتھ اتحاد کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے لکھا ہے:۔

"ایک نصیحت میں کانگرس کو خصوصاً اور عام ہندوؤں کو عموماً یہ کرنا چاہتا ہوں۔ کہ تبلیغ مذہب اور تبدیلیٔ مذہب کے متعلق وہ اپنا رویہ بدل لیں۔ مذہب کے معاملہ میں دست اندازی کبھی نیک نتیجہ پیدا نہیں کر سکتی۔ وہ مذہب کو سیاست میں بدل کر کبھی چین نہیں پا سکتے۔ تبلیغ مذہب اور مذہب بدلنے کی آزادی انہیں ہندوستان کے احساس میں شامل کرنی چاہیئے۔ اور اس طرح اس تنگ ظرفی کا خاتمہ کر دینا چاہیئے۔ جو ان کی سیاست پر ایک داغ ہے۔"

لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ ہندو اس بات کی اہمیت کا اعتراف کرنے کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ بلکہ وہ یہ چاہتے ہیں۔ کہ مسلمانوں کے دلوں سے ہی اس بات کی اہمیت مٹا دیں۔ اور اس سے بھی زیادہ افسوسناک امر یہ ہے۔ کہ اس کے لئے اخلاق سے گری ہوئی حرکات کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتے حال ہی میں ہندو اخبارات میں ایک انگریزی اخبار کے نامہ نگار کے حوالہ سے لکھا گیا ہے۔ کہ

"ایک انٹرویو کے دوران میں لیگی لیڈر محمد علی جناح نے کہا۔ کہ پاکستان قائم ہونے پر اس کے غیر مسلم باشندوں کو مسلمان بنانے کی اجازت نہیں دی جائیگی۔ مسلمانوں کی طرف سے کوئی کوشش نہیں ہوگی۔ جس کے ماتحت ہندو۔ سکھ یا عیسائی اسلام میں لائے جا سکیں"

(پربھات ۶ را پریل)

کوئی معمولی عقل و سمجھ کا مسلمان بھی یہ برداشت نہیں کر سکتا۔ پھر کس طرح ممکن ہے۔ کہ مسٹر جناح اس قسم کے الفاظ منہ سے نکالیں۔ لیکن اب جبکہ کانگرسی ہندو اس قسم کی افواہ اڑا کر اس بارے میں مسلمانوں کے جذبات اور احساسات کا اندازہ لگانا چاہتے ہیں۔ مسلم لیگی آرگن "نوائے وقت" کی طرح دوسرے مسلمان اخبارات کا بھی فرض ہے۔ کہ ان کی تسلی کر دیں۔ معاصر "نوائے وقت" (۸ را پریل) نے لکھا ہے۔

"ہندو کانگرسی پریس کی ایک اور سپیشل یہ ہے۔ کہ مسٹر جناح نے پاکستان کے لئے یہ قیمت دینی منظور کی ہے۔ کہ پاکستان میں تبلیغ اسلام کی ممانعت کر دی جائے گی۔ یہ جھوٹ کی ایک نہایت کمینہ مثال ہے۔ اول تو نہ کسی نے کبھی اس قسم کی کوئی شرط پیش کی نہ کبھی اس پر غور ہوا۔ دوسرے تبلیغ کے حق سے دستبردار ہونا تو کوئی معمولی مسلمان بھی منظور نہ کرے گا۔ چہ جائیکہ مسلم لیگ اور قائدِ اعظم ایسی لغو شرط منظور کریں۔ کانگرسی اخبارات جھوٹ بھی ایسے بھونڈے طریقے سے بولتے ہیں۔ کہ احمق سے احمق آدمی بھی اس پر مشکل سے ہی اعتبار کریگا۔"

یہ خوشی کی بات ہے۔ کہ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے تبلیغ مذہب اور تبدیلیٔ مذہب کے متعلق کانگرس اور عام ہندوؤں سے جو مطالبہ فرمایا ہے۔ مسلمانوں پر اسکی اہمیت واضح ہے۔ اور کسی صورت میں وہ اس کا نظرانداز ہونا گوارا نہیں کرینگے۔

واقفین زندگی کی فوج کے لئے مزید بھرتی درکار ہے

اللہ تعالیٰ نے انسان کو ہمدردی کا جذبہ بخشا ہے۔ انسان جب بھی اپنی بیوی اپنے بچوں۔ اپنے قریبی رشتہ داروں کو تکلیف اور مصیبت میں مبتلا دیکھتا ہے۔ تو وہ ہر ممکن قربانی کرکے ان کو اس تکلیف اور مصیبت سے نجات دلانے کی کوشش کرتا ہے۔ جتنا قریبی تعلق ہو۔ یا جتنا کسی مصیبت زدہ سے پیار ہو۔ اتنا ہی جوش انسان اس کی ہمدردی میں دکھاتا ہے۔ ایک احمدی کا سب سے پیارا اس کا خدا ہے۔ اور اس کے بعد محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپ کا دین پیارا ہے۔ وہ ہرگز یہ برداشت نہیں کر سکتا۔ کہ اسلام تو مصیبت میں مبتلا ہو۔ اور وہ خوشی سے اپنے بیوی بچوں کے پاس گھر میں بیٹھا ہوا ہو۔

"آج اسلام ایسی مصیبت میں مبتلا ہے۔ کہ جس کا اندازہ لگانا بھی انسانی قیاس اور واہمہ سے باہر ہے۔ آج دنیا میں ہر شخص کے لئے ٹھکانا ہے۔ لیکن اگر ٹھکانا نہیں۔ تو محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپ کے دین کے لئے" (الفضل ۳۱ رمئی ۱۹۴۴ء)

کفر کی افواج پر اب اسلام اور احمدیت کا لشکر چاروں طرف سے حملہ کر رہا ہے۔ واقفین زندگی کی فوج کے لئے ابھی بہت سی بھرتی کی ضرورت ہے۔ اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے نوجوان اپنی زندگیاں وقف کریں۔ (انچارج تحریک جدید)

عرضِ حال

نگاہِ نوازش ادھر بھی اٹھانا — رجلانا یہ مردہ مسیحا جلانا
میں قربان تیرے میں تجھ پر تصدق — اٹھانا حجاب دو عالم اٹھانا
درِ میکدہ پر کھڑا ہے بھکاری — اسے بھی شرابِ محبت پلانا
لٹا دی یونہی زندگانی لٹا دی — نہ سوچا نہ سمجھا نہ دیکھا نہ جانا
ظلمت بنفسی وکنت ظلوما — اغثنی اغثنی ایا من ھدانا
شب تار بحرِ گنہ دور ساحل — میں ڈوبا میں ڈوبا خدارا بچانا

دہائی خداوندِ عالم دہائی
بچانا میرے آقا آنا بچانا

(خاکسار مصلح الدین احمد راجیکی قادیان)

قرآن مجید کی حفاظت کیلئے مامورین کا آنا ضروری ہے

ولقد جعلنا فی السماء بروجا وزینٰھا للنٰظرین وحفظنٰھا من کل شیطٰن رجیم۔ الا من استرق السمع فاتبعہ شھاب مبین (حجر) اور ہم نے آسمان میں ستاروں کی کئی منزلیں بنائی ہیں۔ اور ہم نے اسے دیکھنے والوں کے لئے ستاروں کے ذریعہ خوبصورت بنایا ہے۔ نیز ہم نے اسے ہر ایک سرکش اور دھتکارے ہوئے کی رسائی سے محفوظ کر دیا ہے۔ مگر جو شخص وحی الٰہی کی کوئی سنی ہوئی بات جس کا اعلان ہو چکا ہو چرا لے۔ تو یہ اور صورت ہے۔ اور اس صورت میں بھی ایک روشن شعلہ اس کا پیچھا کرے گا۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اس آیت کے متعلق فرماتے ہیں۔

"قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ ظاہری نظام اور روحانی نظام میں ایک شدید مماثلت اور مشابہت کا دعوےٰ کرتا ہے۔ . . . . . اس آیت میں بھی ایسی ہی مشابہت کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ . . . . . جس طرح ظاہری آسمان کا نچلا حصہ ایک نظام اور اس کے ماتحت کے ستاروں اور سیاروں کا نام ہے۔ اسی طرح روحانی آسمان کا نچلا حصہ بھی ایک نظام اور چند ستاروں کا نام ہے۔ جو روحانی آسمان کی حفاظت کرتے ہیں۔ جس طرح جسمانی ستاروں کے وجود سے جسمانی آسمان کا قیام ہے، اسی طرح روحانی ستاروں کے وجود سے روحانی آسمان کا قیام ہے۔ بلکہ جس طرح جسمانی سماء الدنیا ستاروں کے مجموعہ کا نام ہے۔ اور وہی اس کی زینت کا موجب ہیں۔ اسی طرح سماء الدنیا روحانی ستاروں کے مجموعہ کا نام ہے اور وہی اس کی زینت کا موجب ہیں۔ اور جس طرح جسمانی ستارے سماء الدنیا کی حفاظت کا موجب ہیں۔ کیونکہ وہ اس کے اجزاء ہیں۔ اگر ان میں خرابی ہو۔ تو سارا نظام درہم برہم ہو جاتا ہے۔ اسی طرح روحانی ستارے روحانی سماء الدنیا کی حفاظت کا موجب ہیں۔ اگر ان میں خرابی ہو۔ تو روحانی سما درہم برہم ہو جائے اس لئے جب کوئی اس میں خرابی پیدا کرنا چاہے۔ خدا تعالےٰ کی طرف سے اس پر مار پڑتی ہے۔ اور آگ اور پتھر برستے ہیں۔ . . . . . ان آیات میں شہب اور رجم کا ذکر کر کے یہی بتایا ہے۔ کہ ایسے آدمی عذاب الٰہی میں مبتلا ہوں گے۔" (تفسیر کبیر جلد سوم ص۵۲۵ و ص۵۲۶)

پھر فرماتے ہیں۔

"اس تمہید کے بعد میں بتانا چاہتا ہوں کہ جب اللہ تعالےٰ نے کلام الٰہی کی حفاظت کا ذکر فرمایا۔ تو ساتھ ہی نظام شمسی کی تمثیل سے یہ سمجھایا۔ کہ کس طرح یہ حفاظت کی جائے گی۔ چنانچہ بتایا۔ کہ ظاہری مادی نظام میں جس طرح ایک آسمان ہے یعنی مختلف ستاروں کا ایک مجموعہ ہے۔ اسی طرح نظام روحانی بھی مختلف انبیاء کا مجموعہ ہے۔ اور وہ روحانی آسمان کہلاتا ہے۔ جس طرح ہر ستارہ اپنی اپنی جگہ اس آسمان کے لئے زینت کا موجب ہے۔ اور . . . . . اس کی حفاظت کر رہا ہے۔ اسی طرح ہر نبی نظام روحانی کے لئے زینت کا موجب ہے۔ اور اس کی حفاظت کا موجب ہے۔ ایک نبی بھی نہیں۔ جو بے موقعہ یا بلا ضرورت آیا ہو۔ ہر نبی کا ایک معین کام تھا۔ جو اس کے بغیر کوئی نہیں کر سکتا تھا۔ اور ہر نبی نے آسمان روحانی کی حفاظت کا کام سرانجام دیا ہے۔ اور کلام الٰہی کی خدمت کی ہے۔ اور اس کی حقیقت اور برتری اور تاثیر کو اپنے وجود سے ثابت کیا ہے۔ اور وہ شیطانی صفت لوگ جنہوں نے خدائی کلام کو بگاڑنا چاہا انہیں شکست دی۔ اور ذلیل کیا۔ گویا وہ ان پر پتھر اور آگ کی طرح گرے۔ اور انہیں ناکام کر دیا۔" (ایضاً ص۵۲۷)

"بعض دفعہ نبی کے اتباع بھی دین سے بے بہرہ ہو کر اور بے دینی کا شکار ہو کر دین کو بگاڑ لیتے ہیں۔ اور کلام الٰہی کے معنے کچھ سے کچھ کر دیتے ہیں۔ اور اس کی خوبیاں کو غلط تفسیروں سے چھپا دیتے ہیں۔ تب اللہ تعالےٰ اپنے نبی کے اتباع میں سے کسی کو شہاب ثاقب یا شہاب مبین بنا کر یعنی اپنا تازہ الہام دے کر اور اپنے نشانات سے مؤید کر کے آسمان روحانی سے نازل کرتا ہے۔ تا وہ ایسے شیاطین کی سرکوبی کر کے کلام الٰہی کو پھر اس کی جگہ لے آئیں۔ اور اس طرح وہ کلام جو بکھر جانے اور تباہ ہونے کے خطرہ میں پڑ گیا تھا۔ پھر محفوظ ہو جائے۔ اور اس کے صحیح مطالب پھر لوگوں پر آشکار ہو جائیں۔" (ایضاً ص۵۲۹)

تیرھویں صدی میں آریہ اور مسیحی مصنفین کثرت سے قرآن کریم کی تعلیمات کے ٹکڑے لے کر یہ ثابت کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ کہ یہ ان کے مذاہب کی کتب میں پائے جاتے ہیں۔ اور قرآن مجید کی بعض آیات کو لے کر غلط طور پر انہیں دنیا کے سامنے پیش کر رہے تھے۔ تا لوگوں کو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف جوش دلائیں۔ عیسائی اور آریہ مصنفین اور ان کے لیکچرار قرآن مجید کی آیتوں کے اصل مطلب کو بگاڑ بگاڑ کر پھیلا رہے تھے۔ اور چوروں کی طرح ان کا ناجائز استعمال کر رہے تھے۔ دین اسلام میں رخنہ اندازی کر رہے تھے۔ چونکہ قرآن مجید قیامت تک کے لئے ہے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے دشمنوں سے اس کی حفاظت کے لئے شہاب یا ستارہ یا دوسرے الفاظ میں اپنے مامور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عین وقت پر بھیجا۔ جس نے نہ صرف نشانات سے عیسائیوں اور آریوں اور دوسرے دشمنان اسلام کے حملوں سے قرآن مجید کی حفاظت کی۔ بلکہ بوجہ الہام سے مؤید ہونے کے قرآن مجید کی آیتوں کے وہ صحیح معنے بیان کئے۔ جن کے بارہ میں شک کیا ہی نہیں جا سکتا۔ اور ان کی وجہ سے مسلمان تفسیری اختلافات سے نجات پا گئے۔ جو اس سے پہلے ان کے خیالات کو مشوش کر رہے تھے۔

پس موجودہ زمانہ میں قرآن مجید کی حفاظت یعنی اسے شیطانی وساوس سے پاک کرنے کے لئے اور اسکی زندگی کا تازہ نشانات سے ثبوت دینے کے لئے ایک مامور کے آنے کی ضرورت تھی۔ ایک طرف سے بیرونی دشمنان اسلام قرآن مجید پر حملہ آور تھے۔ دوسری طرف سے نام کے مسلمان دانستہ یا نادانستہ قرآن کی آیات کے اصل مطلب بگاڑ رہے تھے۔ اور وہ مامور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے آیا۔ لیکن افسوس کہ آج مسلمان اس فضیلت کے منکر ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کی امت میں سے کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔ حالانکہ قرآن کریم کی حفاظت اور اس کو دشمنوں کے حملوں سے بچانے کے لئے اللہ تعالےٰ نے شہاب مبین یعنی آسمان روحانی کے ستارے بھیجنے کا سلسلہ قائم کر رکھا ہے۔ جو شخص یہ کہتا ہے۔ کہ انبیاء کا سلسلہ اب بند ہو گیا ہے۔ دوسرے لفظوں میں یہ کہتا ہے کہ نعوذ باللہ من ذالک قرآن کریم قیامت تک کے لئے نہیں۔ کیونکہ اس کی حفاظت کے لئے اور شیطانوں کی سرکوبی کے لئے اب روحانی آسمان سے ستاروں یعنی انبیاء کا نزول بند ہو گیا ہے۔ جب قرآن کریم کی حفاظت اللہ تعالےٰ نے اپنے ذمہ لی۔ اور پہلی کتابوں کی حفاظت کے لئے اللہ تعالےٰ انبیاء کو بھیجتا رہا۔ تو اس وقت جبکہ قرآن کریم پر اندرونی اور بیرونی دشمن تیرھویں صدی میں حملہ آور تھے ضروری تھا۔ کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے اللہ تعالےٰ ایک ایسے شخص کو کھڑا کرے۔ جو شہاب بنکر دوسروں پر گرے۔ پس چونکہ قرآن کریم قیامت تک رہیگا اس لئے اس کی حفاظت بھی قیامت تک ہوتی رہے گی۔ جس طرح پہلی کتابوں کی حفاظت انبیاء کے ذریعہ اللہ تعالےٰ کرتا رہا۔ اسی طرح قرآن کریم کی حفاظت بھی اللہ تعالےٰ انبیاء کے ذریعہ ہی کرتا رہے گا۔

اس زمانہ کا مامور جو کہ عیسائیوں اور آریوں اور دوسرے دشمنان اسلام پر شہاب بنکر گرا حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ جو ۱۲۵۰ھ یعنی تیرھویں صدی کے نصف میں پیدا ہوئے اور ۱۳۰۸ھ یعنی چودھویں صدی کے سر پر دعوےٰ کیا

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد امتی نبی کی ضرورت

اخبار "زمزم" نے پہلے عقل کے ذریعہ خداتعالےٰ کو پانے کی کوشش کرنے والوں کو مخاطب کرکے۔ اور پھر گاندھی جی کے بت کی پوجا کرنے والوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھا۔ کہ گمراہی سے انسان اسوقت تک نہیں نکل سکتا۔ جب تک کہ انبیاء کرام کی اتباع نہ کرے۔ یہ انبیاء ہی کا کام ہوتا ہے کہ وہ غیر اللہ کے تصورات کی بیخ کنی کرکے توحید قائم کرتے ہیں۔ اور ان کے ذریعہ خداتعالےٰ اپنی صفات کا اظہار کرتا ہے۔ اس کے سوا خداتعالےٰ کو پانے اور گمراہی وضلالت سے نکلنے کی اور کوئی صورت نہیں۔ اس پر "الفضل" نے لکھا کہ یہ بالکل صحیح ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی جب یہ بھی واقعہ ہے۔ اور "زمزم" کو اس کا اعتراف ہے کہ توحید کا فقدان خود مسلمانوں میں بھی ہے۔ اور گمراہی ان پر مسلط ہو چکی ہے۔ تو پھر خداتعالےٰ کے فرستادہ کا انکار کیوں کیا جاتا ہے۔

اب یہ بات بالکل صاف تھی کہ جب "زمزم" کو یہ اعتراف ہے کہ مسلمانوں میں توحید مفقود ہو چکی ہے۔ اور وہ ضلالت میں مبتلا ہیں۔ چنانچہ اس کے الفاظ ہیں "وہ کونسا شرک جلی اور خفی ہے۔ جو مسلمانوں سے بچ گیا ہو" اور وہ یہ بھی مانتا ہے۔ کہ انسان گمراہی سے اس وقت تک نہیں نکل سکتا۔ جب تک کہ نبی کے ذریعہ خداتعالےٰ کی صفات کا ظہور نہ دیکھے۔ تو یہ نبی کی ضرورت کا احساس نہیں تو اور کیا ہے؟

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ آخری زمانہ میں میری امت بگڑ جائے گی۔ اس کے اندر اسلام کا صرف نام رہ جائے گا۔ اور حقیقت مٹ جائے گی۔ قرآن کو وہ لوگ صرف رسمی طور پر پڑھیں گے۔ مگر وہ ان کے گلے سے نیچے نہیں اترے گا۔ اس کے معارف سے وہ بالکل بے بہرہ ہوں گے پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ساتھ ہی یہ بشارت دی۔ کہ جب یہ حالت ہو جائے گی۔ تو خداتعالےٰ میری امت میں سے ایک شخص کو مبعوث فرمائے گا۔ جو از سر نو دین اسلام کو زندہ کرکے ایسی جماعت پیدا کرے گا۔ جو حقیقی اسلام کی حامل ہوگی۔ اور آپ نے یہ نصیحت فرمائی کہ ہر مسلمان کا فرض ہے کہ اس جماعت میں شامل ہو کر تامرون بالمعروف و تنہون عن المنکر کا فریضہ ادا کرے۔

چنانچہ حضور کی اس پیشگوئی کے مطابق وہ موعود نبی عین ضرورت کے موقعہ پر الٰہی نشانات اور بینات کے ساتھ ظاہر ہوا۔ اور خداتعالےٰ کی متواتر تائیدات نے اس کی صداقت پر مہر صدیق ثبت کر دی۔ مگر افسوس "زمزم" کو باوجود نبی کی ضرورت کا احساس ہونے کے اس موعود نبی کی بعثت سے انکار ہے۔ اور اس انکار کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے۔ کہ خاتم النبیین (صلے اللہ علیہ وسلم) کی نبوت کا آستانہ موجود ہے۔ اور آپ کی نبوت اور نبوت کے اثرات قیامت تک جاری ہیں۔"

ہم "زمزم" سے پوچھتے ہیں۔ اگر حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا انکار کے متعلق اس کی یہ وجہ درست ہے۔ تو کیا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی اور تمام مسلمانوں کے عقیدہ کے مطابق کہ اس امت میں ایک مسیح اور مہدی مبعوث ہوگا۔ کیا "زمزم" اس موعود کی بعثت کا منتظر نہیں؟ اگر ہے تو کیا اس وقت بھی اس موعود مسیح اور مہدی کے مبعوث ہونے پر اس کا انکار اس وجہ سے درست ہوگا کہ "چونکہ خاتم النبیین (صلے اللہ علیہ وسلم) کی نبوت کا آستانہ موجود ہے اور آپ کی نبوت اور نبوت کے اثرات قیامت تک جاری ہیں" اس لئے کسی مامور کی ضرورت نہیں۔

"زمزم" نے نبی کی بعثت اور نئی شریعت کو لازم و ملزوم قرار دے کر قرآن مجید اور اسلام سے بے بہرہ ہونے کا بھی ثبوت پیش کیا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے "اگر اصلاح حال کے لئے پیغمبر خدا کی عالمگیر نبوت کافی نہیں۔ اور اس کے لئے عین وقت پر کسی نبی کا موجود ہونا ضروری ہے۔ تو پھر ماننا پڑے گا کہ ہر زمانہ میں نئی شریعت اور نیا قرآن بھی چاہیئے" یہ "ماننا پڑے گا۔ کہ ہر زمانہ میں نئی شریعت اور نیا قرآن بھی چاہیئے" کا اصل نہ معلوم "زمزم" نے کہاں سے اخذ کیا ہے۔ قرآن مجید اور احادیث سے تو یہ ہرگز ثابت نہیں۔ کہ ہر نبی کے لئے نئی شریعت لانا۔ اور پہلی شریعت کو منسوخ قرار دینا ضروری ہے۔ بلکہ اس کے برعکس قرآن مجید نے ایسے انبیاء کا بھی ذکر کیا ہے۔ جو اپنے سے پہلے نبی کے تابع ہو کر آئے۔ اور جن کی بعثت کی غرض کسی نئی شریعت کا قیام نہیں تھا۔ بلکہ اپنے متبوع کی شریعت کو دوبارہ زندہ کرنا تھی۔ چنانچہ قرآن مجید میں خداتعالےٰ فرماتا ہے۔ انا انزلنا التوراۃ فیھا ھدی ونور یحکم بھا النبیون الذین اسلموا۔ یعنی ہم نے توراۃ کو نازل کیا۔ اس میں (اس زمانہ کے لوگوں کے لئے) ہدایت اور نور تھا۔ اس (تورات) کے ذریعہ وہ انبیاء جو تورات کے تابع تھے۔ فیصلے کیا کرتے تھے۔ چنانچہ حضرت موسےٰ علیہ السلام سے لے کر حضرت مسیح ناصری علیہ السلام تک جتنے انبیاء آئے۔ وہ سب کے سب تورات کے تابع تھے۔ اور موسوی شریعت کو قائم کرنے کے لئے آتے رہے۔ خود حضرت مسیح علیہ السلام بھی جیسا کہ انہوں نے خود فرمایا۔ تورات کو منسوخ کرنے کے لئے نہیں۔ بلکہ اس پر عمل کرانے کے لئے تشریف لائے۔ پس جس طرح حضرت موسےٰ علیہ السلام کے بعد مبعوث ہونے والے انبیاء حضرت موسےٰ علیہ السلام کی شریعت کو منسوخ کرنے نہیں بلکہ اس کے تابع ہو کر اور اس پر عمل کرانے کے لئے آتے رہے اسی طرح مثیل موسےٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر چونکہ شریعت مکمل ہو چکی ہے۔ اس لئے اب کسی نئی شریعت کی ضرورت نہیں۔ ہاں اس شریعت کے قیام اور دین کی تجدید اور احیاء کے لئے خداتعالےٰ آپ کی امت میں سے۔ اور آپ کی پیروی کرنے والوں میں سے مقام نبوت پر کھڑا کرتا رہے گا۔ اور ان کو احکام نبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی متابعت اور آپ کی نبوت کے طفیل حاصل ہوگا۔

عجیب بات ہے کہ "زمزم" یہ تو مانتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے اثرات قیامت تک جاری ہیں۔ مگر اثرات کا کوئی ثبوت پیش نہیں کرتا۔ بلکہ یہ تسلیم کرتا ہے کہ مسلمان کہلانے والوں میں توحید کا نام و نشان نہیں پایا جاتا۔ اور مسلمان مذہبی و روحانی لحاظ سے مردہ ہو چکے ہیں۔ اور یہ بالکل درست ہے خداتعالےٰ سے ان کا تعلق منقطع ہو چکا ہے۔ وحدت ان کے اندر نہیں۔ تنظیم ان میں نہیں۔ کوئی مرکز ان کا نہیں۔ تعلیم میں وہ دوسروں سے بہت پیچھے ہیں۔ سیاست ان کے ہاتھ میں نہیں۔ عقائد و اعمال بگڑ چکے ہیں۔ اسلامی اخلاق تباہ ہو چکے ہیں۔ غرض ہر لحاظ سے تسفل اور پستی کے گڑھے میں گرے ہوئے ہیں۔

قرآن مجید نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے اثرات کا اس رنگ میں ذکر فرمایا ہے۔ کہ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ یعنی اگر تم خدا سے محبت کرتے ہو۔ تو میری پیروی کرو۔ اس طرح تم خداتعالیٰ کے محبوب بن جاؤ گے اور من یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین کے مطابق خداتعالےٰ کے محبوب بننے کے تمام مدارج۔ یعنی درجہ صالحیت۔ درجہ شہادت۔ درجہ صدیقیت اور درجہ نبوت تم کو ملے گا۔ مگر افسوس کہ مسلمانوں کے درجہ صالحیت سے محروم رہنے۔ درجہ شہادت سے محروم رہنے درجہ صدیقیت سے محروم رہنے کا اعتراف کرنے اور درجہ نبوت کا انکار کرنے کے باوجود یہ دعویٰ کیا جا رہا ہے۔ کہ "آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کی نبوت کے اشارات" ان میں پائے جاتے ہیں۔ مگر اسے کون تسلیم کرسکتا ہے۔ یہ تو موجودہ زمانہ کے مامور اور مرسل کا انکار کرنے کا بہانہ ہے۔

پس حقیقت یہ ہے۔ کہ قرآن مجید مکمل کتاب اور اسلام مکمل شریعت ہے۔ اور اب قیامت تک کسی نئی کتاب اور نئی شریعت کی ضرورت نہیں۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق شریعت کے سکھانے اور اس پر عمل کرانے والوں کی یقیناً ضرورت ہے۔ قرآن مجید نے بھی یہی فرمایا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد اب کوئی نئی شریعت لانے والا نبی نہیں آسکتا۔ ہاں قرآن کی متابعت اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی میں نبی آئے گا۔ وہ لوگوں سے کسی نئی شریعت پر عمل نہیں کرائے گا۔ بلکہ اسی شریعت پر عمل کرانے کے لئے آئے گا جسے وہ چھوڑ چکے ہوں گے ؛

خاکسار محمد اسمٰعیل دیا گڑھی

انصار سلطان القلم

شعبہ تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے ماتحت احباب اور خصوصاً نوجوانوں میں تحریر کا ملکہ پیدا کرنے کے لئے اور اسے ترقی دیکر انہیں حضرت سلطان القلم علیہ السلام کے قلمی انصار بنانے کے لئے مجلس انصار سلطان القلم قائم ہے۔ تمام قلمی خدمت کا جذبہ رکھنے والوں سے التماس ہے۔ کہ وہ مجلس انصار سلطان القلم میں شامل ہوں۔ تا وہ ایک تنظیم کے ماتحت اس خدمت کو باحسن بجا لاسکیں ؛ بشارت الرحمن سکرٹری

وقف زندگی ــــــ احمدی نوجوانوں کیلئے لمحہ فکریہ

مکرم شیخ ناصر احمد صاحب واقف زندگی از لنڈن

(۱)

عام انسان اپنے ذاتی مقصد کے لئے کوشش کرتا ہے۔ کبھی وہ کامیاب اور کبھی ناکام بھی رہتا ہے۔ نہ اس کی کامیابی وسیع اثرات پیدا کرتی ہے۔ اور نہ ہی اس کی ناکامی کسی قابل ذکر حلقہ پر اثر انداز ہوتی ہے۔ کام چھوٹا بھی ہوسکتا ہے اور بڑا بھی۔ مقصود اعلےٰ بھی ہوسکتا ہے اور ادنےٰ بھی۔ کام کی اہمیت شان اور بلندی کی نسبت سے اسے کامیابی کے ساتھ سرانجام دینے والے کی عزت اور مقبولیت ہوتی ہے۔ لیکن اس امر کا اندازہ کرنا کہ یہ کام فی الواقعہ اعلےٰ اور شاندار تھا۔ اس کا انحصار ہر شخص کے ذاتی معیار پر ہے۔ پھر کامیابی اور ناکامی کا معیار الگ ہے۔ پھر اس کی قدر کرنا اور کام کرنے والے کی عزت و مقبولیت میں فرق ہے وجہ اس کی یہ ہے کہ یہ سب باتیں انسان سے تعلق رکھتی ہیں۔ وہ بسا اوقات غلط کو صحیح اور اعلےٰ کو ادنےٰ قرار دے دیتا ہے۔ وہ بوجہ کمیٔ علم و بصیرت اہم کو غیر اہم سمجھ لیتا ہے لیکن وہ مقصود جو کسی انسان کا تجویز کردہ نہ ہو۔ جس کی کامیابی دنیا کے حالات پر اثر انداز ہونے والی ہو۔ جو اتنا بڑا اور ایسا اعلےٰ ہو۔ کہ دنیوی کاموں کے مقابلہ میں اس جیسا شاندار اور کوئی کام ہو ہی نہ سکتا ہو۔ اور جسے کامیابی کے ساتھ سرانجام دینے کے لئے دائمی عزت اور عالمگیر مقبولیت کے سامان ہوں۔ یقیناً وہ ایسا کام ہے۔ جس کے لئے انسان اپنی قیمتی سے قیمتی شے کو صرف کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتا۔ اول الذکر کا مقصود محدود۔ کوششیں محدود اور نتائج محدود ہوتے ہیں۔ لیکن مؤخر الذکر کی کوششیں اگرچہ انسانی مقدرت کے لحاظ سے محدود ہوتی ہیں۔ تاہم اس کا مقصود غیر محدود اور نتائج بے پایاں ہوتے ہیں۔

(۲)

اس امر کا فیصلہ کرنے کے لئے کہ کونسا مقصود اعلےٰ اور اہم ہے۔ جس کے نتائج وسیع سے وسیع اور جسے خوش اسلوبی سے سرانجام دینے والے کے لئے عزت زیادہ سے زیادہ ہے۔ خدا تعالےٰ نے اس دنیا میں اپنا پیغام بھیجنے کا سلسلہ جاری کیا۔ مختلف زمانوں میں انبیاء کرام آکر انسانوں کو ان کے پیدائش کے مقصد سے آگاہ کرتے رہے۔ اور خدا تعالےٰ کے آخری شرعی کلام قرآن کریم میں خدا تعالےٰ نے فرمایا ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون۔ (الذاریات ع ۳) یعنی پیدائش عالم کا مقصود وحید میری عبادت ہے۔ خدا کے فرستادوں نے مختلف مواقع پر اس پیغام کی منادی کی۔ اور سب سے بڑھ کر ہمارے سید و مولےٰ پیارے آقا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس پیغام کو ہر قوم اور ہر ملک اور ہر زمانہ کے لئے پیش کیا۔ پس اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے کوشش کرنا یقیناً عظیم ترین سعادت کا پانا ہے۔ خدا تعالےٰ کے انبیاء اور خود اس مقدس ذات کے تجویز فرمودہ راستہ پر قدم مارنا ہے۔ اس سے بڑھ کر کوئی کام نہیں کہ اس کے نتائج عالمگیر اور اس کا اثر دائمی ہے۔ یہ ہے وہ کام جس کے لئے دنیا پیدا کی گئی۔ جس کے لئے اس دنیا میں نبی بھیجے گئے۔ اور جس کے لئے خدا تعالےٰ کا کلام نازل ہوا۔

(۳)

وقف زندگی کی تحریک اسی آسمانی پیغام کی یاددہانی ہے۔ یہ بتانے کے لئے کہ وہ مقصود جس کے لئے یہ کارخانہ تخلیق ہوا۔ جس کے لئے خدا تعالےٰ کے بے شمار رسول آئے۔ آج وہ مقصود بوجہ عدم توجہگی خطرہ میں ہے۔ قریب ہے کہ مادی ترقی کی لہر اس روحانی مقصد کو اپنی رو میں بہا کر لے جائے۔ قریب ہے کہ خدا تعالےٰ کے انبیاء کی محنتوں کا اثر زائل ہو جائے۔ اور الٰہی تجاویز شیطنت کی یورش تلے دب جائیں۔

دنیا اس مقصود سے غافل ہے غافل ہی نہیں وہ اس پر مضحکہ اڑاتی ہے۔ اس کے نزدیک یہ مقصود کہلانے کا مستحق ہی نہیں۔ لیکن یہ باتیں ہمیں پریشان نہیں کرسکتیں۔ بلکہ اس لحاظ سے ہماری خوشی کا باعث ہوتی ہیں۔ کہ ہم بالمقابل اس میدان شجاعت کے سپاہی منتخب ہو گئے ہیں۔ اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"تمہیں خوشخبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے۔ ہر ایک قوم دنیا سے پیار کر رہی ہے۔ اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو۔ اس کی طرف دنیا کو توجہ نہیں۔ وہ لوگ جو پورے زور سے اس دروازہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں۔ ان کے لئے موقعہ ہے کہ اپنے جوہر دکھلائیں۔ اور خدا سے خاص انعام پاویں" (الوصیۃ)

پس یہ موقعہ ہمیں کھونا نہیں چاہیئے۔ جنس کی کمیابی اس کی گرانی کا باعث ہو جاتی ہے۔ آج سلطنت روحانیہ میں اس جنس کی کمی ہے۔ اور ہم جنہیں خدا تعالےٰ نے اپنے فضل سے زمانہ کے پیغامبر کے پیغام کو سننے اور قبول کرنے کی توفیق دی ہے۔ ہمارے لئے یہ وقت ہے کہ ہم معمولی کوشش اور محنت سے اپنے جوہر دکھلا کر خدا تعالےٰ سے خاص انعام پائیں۔

(۴)

بے شک یہ کام بڑا ہی مشکل ہے۔ کہ دنیا کی رو کے خلاف کشتی کو چلانا یہ دنیا کے دریا کے چڑھاؤ کی طرف چپو مارنا ہے۔ جبکہ لہریں متلاطم اور کشتی شکستہ اور چپو کمزور اور بازو ناتجربہ کار ہوں۔ لیکن ہمارا سہارا ظاہری سامانوں پر نہیں۔ بلکہ آسمانی سامانوں پر ہے۔

یہ حقیقت ہے۔ کہ اس کام کی وسعت اور مشکل کا اندازہ باہر میدان تبلیغ میں آنے سے پہلے ہم کر ہی نہیں سکتے۔ ہم اس کام کو آسان خیال کرتے اور یہ سمجھتے تھے۔ کہ اب دنیا شاید ہمارے پیغام کو سننے کے لئے تیار ہے۔ لیکن نہیں ابھی دنیا اپنے طریقوں سے مایوس نہیں ہوئی۔ لوگ مذہب اور خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ نہیں ہوئے۔ ابھی وہ وقت نہیں آیا۔ جب ناکامی کا احساس ان کے دلوں میں حیرت سے یہ سوال پیدا کر دے۔ کہ اب کیا ہوگا؟ ہماری حقیر کوششیں اور خدا تعالےٰ کی مخفی تدبیریں یا پھر اس کا ہیبت ناک طریق ہی ان لوگوں کے خیالات سے انسانی پروگراموں کو محو کریگا۔ ورنہ بظاہر وہ اپنے طور طریق کے نشہ میں مخمور ہیں۔ اگر خدا تعالیٰ کے وعدوں کو ایک طرف رکھ کر غور کیا جائے۔ تو دوسروں کا تو کیا کہنا۔ خود اپنے دل میں ان وسیع عزائم کے خیال سے حیرت پیدا ہوتی ہے۔ یقیناً دنیا کی کوئی طاقت اور اس زمین کی کوئی جماعت یا کوئی سلطنت اور حکومت دنیا کے حالات کو تبدیل نہیں کر سکتی۔ ایک چھوٹی سی مثال سے اس کام کی وسعت کا اندازہ لگائیے۔ لنڈن دنیا کے سینکڑوں شہروں میں سے ایک شہر ہے۔ اندازہ کیا گیا ہے۔ کہ اگر روزانہ ایک سو اشخاص احمدیت قبول کریں۔ تو لنڈن بھر کو احمدی بنانے کے لئے اڑھائی سو سال کا عرصہ لگیگا۔ لیکن کون کہہ سکتا ہے۔ کہ ہم ایک شہر کو احمدی بنانے کے لئے اتنا لمبا عرصہ کام کر سکتے ہیں۔ اور یہ تو پھر ایک شہر ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے خدا تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے۔ کہ تین سو سال تک احمدیت کا غلبہ ساری دنیا میں ہو جائیگا۔ لیکن ایک بات قابل غور ہے۔ اور وہ یہ کہ کیا موجودہ حالت میں ہم اس ایک شہر میں روزانہ ایک سو نئے احمدیوں کو سنبھال سکتے ہیں۔ ان کی تربیت اور تعلیم کر سکتے ہیں۔ موجودہ انتظام کے لحاظ سے نہیں۔ تو کیا یہ ہمیں ہماری اصل ذمہ داری کی طرف متوجہ کرنے کے لئے کافی نہیں۔ کہ ہمیں اس راہ میں کتنی جدوجہد پیہم کوشش اور مسلسل قربانی کی ضرورت ہے۔

(۵)

اس راہ میں مفید ترین اور اہم ترین قربانی یہی ہے۔ کہ ہر احمدی نوجوان اپنی زندگی وقف کر دے۔ اور اس میدان میں کفن بردوش ہو کر چھلانگ لگا دے۔ تب خدا تعالےٰ کے فرشتے ایسی فوجوں کے رنگ میں نازل ہوں گے۔ کہ دنیا گو انہیں نہیں دیکھے گی۔ لیکن ان کے کام کے نتائج لوگوں کی آنکھیں کھول دیں گے۔ تب انہیں ہمارے کلام و پیام میں ہماری ہر حرکت میں ہماری ہر کوشش میں خدا نظر آئے گا۔ اور وہ مجبور ہو جائیں گے۔ کہ خود ساختہ معبودوں سے منہ موڑ کر معبود حقیقی کی طرف رخ کریں۔ یقیناً یہ ایک ایمان بخش خیال ہے۔ یہ ایک پرلطف اور پرسرور احساس ہے۔ اور حقیقت تو یہ ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے وعدوں اور اس کے فرشتوں کے ذریعہ نازل ہونے والی نصرت کے انتظار میں یہ مشکلات مشکلات دکھائی نہیں دیتیں۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ وقف باوجود ایک مشکل کام ہونے کے بڑا ہی پرسرور کام ہے۔ وقف ایک نشاط روحانی کا پیام ہے۔ یہ ایک دائمی مسرت کا نام ہے۔ حقیقی وقف کی روح ہماری امید اور ہمارا سہارا ہے یہ ہمیں ہر وقت اس مقصود کی طرف متوجہ رکھتی ہے۔ جو خدا اور اس کے نبیوں کا مقصود ہے۔ یہ زندگی کا مزا اور نشہ اور کیف ہے۔ اس کے لطف و سرور کا نقشہ کھینچنا الفاظ کا کام نہیں۔ یہ ایک لطیف شے ہے۔ جو روح کا قرار اور چین بخشتی اور زیست میں روحانیت کا خمار بھرتی ہے۔ یہ ایک نسخہ ہے۔ جو آزمانے سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ ایک سودا ہے۔ جس میں خسارہ نہیں۔ یہ ایک سود ہے۔ جس کی حرمت نہیں۔ یہ ایک شربت ہے۔ جو روحانی ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔ یہ ایک قدم ہے۔ جو ترقی کی سڑک پر اٹھتا ہے۔ غرضیکہ وقف ایک حد درجہ لذت بخش مشغلہ ہے۔ جس پر ساری دنیا کی ساری مصروفیتیں قربان کی جا سکتی ہیں۔

(۶)

پس میں احمدیت کے نوجوانوں سے جن کے دل میں خدا کی سچی محبت اور اس کے رسول سے حقیقی لگاؤ اور دین اسلام کا سچا درد ہے اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ آگے بڑھیں۔ اور اس کام کے لئے کہ جو باعث تخلیق عالم اور محرک بعثت انبیاء ہے اپنی زندگیاں وقف کریں۔ وقف زندگی کی تحریک کا وجود صداقت احمدیت کا ایک زندہ نشان ہے پس اے احمدی نوجوانو! اپنے عمل سے اور نفس کی قربانی سے اس نشان کو اور زیادہ نمایاں اور زندہ کرو۔ اسلام کے مردہ جسم میں اپنے خون کا ٹیکہ کر کے اس میں زندگی پیدا کرو۔ جنگ ختم ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی بہت سے دنیوی کاروبار اور ملازمتوں کی کشش جاتی رہی۔ اب اس کاروبار میں ہاتھ ڈالو۔ اور اس دین کی خدمت کو اپنے پر لازم کر لو۔ لیکن نہیں نہیں ایسا خیال کرنا احمدی نوجوان کی ہمت اور جوش اور اس کے بےنظیر جذبۂ قربانی۔ اور اس کی محبت دینی کی ناقدری کرنا اور ظن غلط ہے۔ کہ اس کے لئے ہر حالت میں اس کے طبعی رجحان کے متعلق سب کاروبار اور ملازمتوں سے قابل ترجیح مشغلہ خدمت دین کے لئے اپنے آپ کو پیش کرنا ہے۔ احمدی نوجوان اس میدان میں بڑھے گا۔ اور دوسروں کو بڑھنے کی ترغیب دلائیگا وہ اپنے عمل سے جماعت کے بقیہ افراد میں خدمت دین کو ترقی دے گا۔ کہ جوں جوں واقفین کی تعداد میں اضافہ ہوگا۔ توں توں دوسرے احمدی احباب بھی واقفین کے کام کے ساتھ اپنے آپ کو زیادہ متعلق محسوس کریں گے ان میں تبلیغ کرنے کا جوش ترقی کرے گا چندوں میں استقامت اختیار کریں گے وہ دعاؤں پہ زور دیں گے۔ غرضیکہ وقف کی رو باقی افراد جماعت کے اندر انقلاب پیدا کرنے کا موجب بنتی رہے گی۔ اور ایک نفسیاتی اثر کے تحت ان کے اندر احساس ذمہ داری کو زیادہ روشن کرتی رہے گی۔ تب ہر دن جو چڑھے گا وہ احمدیت کی ترقی کا پیغام لائے گا۔ اور ہر شام جو آئے گی وہ اسلام کی عظمت کے قیام کا باعث بنے گی۔

اے احمدی نوجوان! اس موقعہ کو غنیمت جان۔ کہ شاید اس کا تکرار نہ ہو۔ شاید پھر آسمانی اجر اتنا سستا نہ ہو۔ قرب کا میدان خالی ہے۔ خدائی فرشتے ہماری حرکات پر نظر رکھے منتظر کھڑے ہیں۔ کہ ہماری حرکت ہی ان میں حرکت پیدا کرے گی۔ تب وہ خدائی اذن کے ماتحت دنیا میں خدائی تقدیر کو قائم کرنے کے لئے نازل ہوں گے خوش قسمت ہے وہ جو فرشتوں کے نزول کا موجب بنتا۔ اور خدا کی تقدیر کی انگلی کے اشارہ پر چلتا ہے۔

تحریک جدید کے مجاہدوں کی پانچ ہزاری فوج

تحریک جدید کے دفتر اول یا دفتر دوم کے جہاد میں حصہ لینے والے تو خالص اللہ تعالےٰ کی رضا اور خوشنودی کے لئے قربانیاں کر رہے ہیں۔ وہ تو اپنے ناموں کی اشاعت سے بے نیاز ہیں۔ لیکن اس وجہ سے کہ جنہوں نے اپنے وعدوں کے پورا کرنے میں عام توجہ سے کام لیا ہے انہیں بھی توجہ ہو۔ اور جو وعدے پورے کر چکے ہیں۔ انکو بھی علم ہو جائے۔ کہ انکا نام حضرت اقدس کے حضور دعا کے لئے پیش ہو چکا ہے۔ نیز تحریک جدید کا وعدہ بھی تھا کہ نام شائع کئے جائینگے۔ اس لئے ایسے احباب کے نام باحتیاط اخبار میں دیئے جا رہے ہیں۔ جنہوں نے اپنا وعدہ ابھی تک پورا نہیں کیا وہ سلسلہ کی اہم تبلیغی ضروریات کے پیش نظر اپنا وعدہ جلد سے جلد اسی ماہ میں پورا کریں۔

خاکسار مرزا برکت علی فنانشل سکرٹری تحریک جدید

سیدہ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی ۳۲۰/-
سیدنا امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ۱۰۰۰۲/-
سیدہ عائشۃ البصیر صاحبہ ۵۶/-
چوہدری محمد اسحاق صاحب لائلپوری ۳۲/-
اہلیہ صاحبہ ابو البشارت مولوی عبد الغفور صاحب ۱۹/-
مولوی نذیر احمد صاحب مبشر مبلغ گولڈ کوسٹ ۴۸/۸
مولوی محمد صادق صاحب مبلغ سماٹرا ۸۲/-
امیر احمد صاحب مؤذن مسجد مبارک ۲۳/-
سراج دین صاحب مؤذن مسجد اقصیٰ ۵/-
خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب قادیان ۲۰۵/-
اہلیہ صاحبہ مولوی عبد العزیز صاحب انسپکٹر بیت المال ۵/۱۱
حکیم محمد فیروز الدین صاحب انسپکٹر بیت المال ۱۰/-
منشی عظیم الرحمٰن صاحب ہیڈ کلرک نظارت امور عامہ ۶/۱۲
محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ 〃 〃 〃 ۵/۱۲
قریشی محمد عبد اللہ صاحب دفتر محاسب قادیان ۵/-
عبد الرحیم خانصاحب افغان قادیان ۵/۲
اہلیہ صاحبہ سید محبوب عالم صاحب دفتر محاسب ۵/-
زینب بیگم صاحبہ دختر ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب ۳۰/-
حاجی ممتاز علی صاحب نور ہسپتال ۱۹/-
قاضی محمد عبد اللہ صاحب افسر ضیافت ۱۳۵/۴
امۃ الرشید صاحبہ اہلیہ 〃 〃 〃 ۱۵/۴
امۃ الوہاب صاحبہ دختر 〃 〃 〃 ۱۰/۴
امۃ الرحمٰن صاحبہ ہمشیرہ 〃 〃 〃 ۲۰/۴
ڈاکٹر عبد اللطیف صاحب نور ہسپتال ۸۱/-
خورشید بیگم اہلیہ 〃 〃 〃 ۱۱/-
ڈاکٹر عبد اللطیف صاحب منجانب دادی مرحومہ ۹/-
〃 〃 〃 〃 والدہ مرحومہ ۹/-
〃 〃 〃 محمد جمیل والد مرحوم ۱۷/-
محبوب عالم صاحب خالد ہائی سکول ۴۸/۱۳

محبوب عالم منجانب والدہ مرحومہ ۱۷/-
نصرت جہاں بیگم اہلیہ محبوب عالم خالد ۹/-
ماسٹر نذیر حسین صاحب قادیان ۱۴/-
اہلیہ صاحبہ 〃 〃 ۶/-
چوہدری عبد الحمید صاحب واقف تحریک جدید ۱۸/-
ماسٹر عبد الکریم صاحب ہائی سکول قادیان ۶/-
رشید احمد صاحب چغتائی واقف زندگی ۱۱/
ملک بشارت احمد صاحب باب الانوار 〃 ۲۵/-
ڈاکٹر سعید احمد صاحب خالد ۱۵/-
ماسٹر حمید احمد صاحب دیہاتی مبلغ قادیان ۸/-
عبد الواحد صاحب 〃 〃 〃 ۱۰/۲
فضل الدین صاحب رہتاسی دفتر خدام الاحمدیہ ۱۲/-
مولوی عبد العزیز صاحب مبلغ بیت دار الرحمت ۴۶/-
عبد القادر صاحب پسر ماسٹر ماموں خانصاحب 〃 ۱۹/-
حکیم نظام الدین صاحب دار الرحمت ۶/-
اہلیہ صاحبہ 〃 〃 〃 ۶/-
ضیاء الدین صاحب ابن حکیم نظام الدین صاحب دار الرحمت ۵/۸
حمیدہ بیگم صاحبہ دختر 〃 〃 〃 ۵/۸
خدیجہ بیگم صاحبہ 〃 〃 〃 〃 ۵/۸
رحمت علی صاحب ہمشیرہ زاد 〃 〃 〃 ۵/۸
محمد حسین صاحب 〃 〃 〃 ۵/۸
خواجہ عبد اللہ صاحب پنشنر S.D.O 〃 ۲۲۰/-
بھائی محمود احمد صاحب مالک احمدیہ میڈیکل ہال ۴۵/-
اہلیہ صاحبہ 〃 〃 〃 〃 ۳۶/-
ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب ابن 〃 ۱۰۰/-
آمنہ خاتون صاحبہ بنت 〃 〃 ۹/-
فاطمہ خاتون صاحبہ 〃 〃 〃 ۱۱/-
صالحہ خاتون صاحبہ 〃 〃 〃 ۱۰/-
سلمیٰ خاتون صاحبہ 〃 〃 〃 ۱۰/-
سیدہ خاتون صاحبہ 〃 〃 〃 ۱۰/-

بچگان بھائی صاحب ۱۰/-
داود احمد صاحب ابن 〃 〃 〃 〃 ۹/-
عبد الحمید صاحب جنجوعہ ۶۳/-
ڈاکٹر محمد بخش صاحب دار الرحمت ۱۲/۸
بھائی عبد الرحیم صاحب بزرگ دار الرحمت ۱۰۳/-
چوہدری مبارک علی صاحب ۶/۸
ڈاکٹر رحیم بخش صاحب معہ اہلیہ ۵۶/
ملک غلام حسین صاحب 〃 ۵/۴
سید ولایت شاہ صاحب 〃 ۱۰/۱۲
حکیم رحمت اللہ صاحب دار الرحمت ۷/-
محمد دین صاحب آف بدوکے 〃 ۶/۱۲
ماسٹر ماموں خانصاحب 〃 ۸/۸
مولوی افضال احمد صاحب 〃 ۶/-
صوبیدار میجر عبد الرحمٰن صاحب 〃 ۸۵/-
〃 〃 منجانب والد حیات محمد صاحب ۱۰/-
میمونہ بیگم اہلیہ صاحبہ صوبیدار میجر عبد الرحمٰن صاحب ۱۰/-
عبد القدیر صاحب بدوملہی دار الرحمت ۵۰/-
محمد عبد اللہ صاحب 〃 ۱۰/-
ڈاکٹر عبد الحکیم صاحب 〃 ۵/-
گلزار بیگم اہلیہ چوہدری محمد شریف صاحب ۶/۲
مبارکہ بیگم بنت 〃 〃 〃 ۶/۲
صادقہ پروین 〃 〃 〃 ۶/۲
امۃ السعید صاحبہ اہلیہ محمد خاں صاحب ۶/۲
ماسٹر خلیل الرحمٰن صاحب دار الرحمت ۵/۷
شیخ عطاء اللہ صاحب کوٹ مومن والے ۲۰/-
لفٹنٹ ڈاکٹر اقبال احمد خاں صاحب دار الرحمت ۱۱/-
〃 〃 〃 منجانب احمد جان صاحب والد ۴۶/-
〃 〃 〃 〃 زینب بیگم والدہ 〃 ۲۸/-
〃 〃 〃 〃 محمد خان صاحب قادیان دادا 〃 ۲۵/-
〃 〃 〃 〃 غیور احمد خاں صاحب ۲۶/-
〃 〃 〃 〃 عزیز احمد خانصاحب ۲۶/-
〃 〃 〃 〃 فہمیدہ و سعیدہ دختران ۲۷/- ۲۷/- ۵۴/-
مبارک احمد صاحب پسر اللہ رکھا صاحب دار الرحمت ۷/-
حضرت ڈاکٹر سید محمد اسمٰعیل صاحب دار العلوم ۳۰۰/۹
منشی محمد اسمٰعیل صاحب سیالکوٹی دار العلوم ۲۲/-
چوہدری محمد نذیر صاحب معہ اہلیہ 〃 ۱۵/-
کریم بخش صاحب ٹیلر ماسٹر 〃 ۱۲/-
اہلیہ صاحبہ 〃 〃 〃 〃 ۸/-

مولوی محمد جی صاحب دار العلوم ۵/-
منشی محمد صادق صاحب مختار 〃 ۱۴/-
ملک نصر اللہ خانصاحب دار الفضل ۴۵/-
حکیم محمد صدیق صاحب معہ اہلیہ 〃 ۵۲/-
ماسٹر نور الٰہی صاحب دار الفضل ۱۳/۲
شیخ محمد اکرام صاحب تاجر 〃 ۳۴/۴
〃 قدرت اللہ صاحب 〃 ۵/۱۲
〃 عظمت اللہ صاحب 〃 ۵/۱۲
صدیقہ بیگم بنت شیخ محمد اکرام صاحب 〃 ۵/۱۲
فہمیدہ بیگم 〃 〃 〃 〃 ۵/۱۲
رشیدہ بیگم 〃 〃 〃 ۵/۱۲
مولوی عبد الرحمٰن صاحب مبشر 〃 ۱۱/-
منشی غلام محمد صاحب مرحوم مدرس 〃 ۱۵/-
ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب بی اے 〃 ۱۳/-
حکیم دین محمد صاحب 〃 ۳۲/-
دادا جان و دادی جان ملک صلاح الدین صاحب 〃 ۱۱/۶
ملک صلاح الدین صاحب دار الفضل قادیان ۶/۶
ڈاکٹر عطاء اللہ خانصاحب دار الفضل ۱۰۰/-
ملک برکت اللہ خانصاحب 〃 ۲۱/-
امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ 〃 ۶/-
حافظ محمد ابراہیم صاحب 〃 ۶/-
میاں عبد الرزاق صاحب سیالکوٹی 〃 ۱۸/۴
عبد الرحمٰن صاحب دیوی 〃 ۱۳/۸
بابو سراج دین صاحب معہ بنت آمنہ بیگم 〃 ۲۸۰/-
رحمت اللہ صاحب پھمیانوالے دار الفضل ۶/-
چوہدری غلام احمد صاحب پوسٹماسٹر سرکس والا فیلڈ الفضل ۵۳/-
مولوی محمد منور صاحب دار الفضل ۷/-
صوبیدار عطاء اللہ صاحب بنگوی 〃 ۴۲/-
خوشی محمد صاحب دار المسعر ۸/-
بشارت احمد صاحب 〃 ۸/۴
سید جیون شاہ صاحب 〃 ۵/۱۲
فضل الدین صاحب 〃 ۵/۹
منشی محمد حنیف صاحب دار البرکات ۵/۷
شیخ محمد اکبر صاحب قریشی سیالکوٹی 〃 ۲۰/-
شیخ عطاء اللہ صاحب پنشنر معہ پسر ۱۲/۸
عبد الرحیم صاحب نذیر دار البرکات قادیان ۱۰/۸
ملک محمد شریف صاحب آف اوکاڑہ ۸/۸
منشی محمد الدین صاحب معہ اہلیہ 〃 ۲۰/-
سید عبد المنان صاحب 〃 ۵/۱۱

قاری غلام مجتبیٰ صاحب دارالبرکات ۵۶/۴
مستری احمد دین صاحب دارالفتوح ۱۰/-
کیپٹن عمر حیات خاں صاحب " ۱۲۰/-
شمس الدین صاحب سیال " ۱۱/-
مستری عبد الحمید صاحب " ۱۴/-
" عبد الباری صاحب " ۱۲/-
حضرت مفتی محمد صادق صاحب مسجد مبارک ۱۱۷/-
رقیہ بانو اہلیہ " " " ۵/۸/-
مرزا محمد یعقوب صاحب " ۲۰/۸
بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی " ۵/۱۰
اہلیہ صاحبہ " " " ۵/۱۰
مہتہ عبد القادر صاحب " " ۲۷/۸
اہلیہ صاحبہ " " " ۷/۸
مہتہ عبد الرزاق صاحب " " ۵/۱۰
اہلیہ صاحبہ " " " ۵/۱۰
مہتہ عبد الخالق صاحب " " ۵/۱۰
" عبد السلام صاحب " " ۵/۱۰
" عبد المالک صاحب ۵/۱۴
آصفہ خانم صاحبہ ۵/۱۴
میاں اللہ بخش صاحب امرتسری " ۵/-
والدین مرحومین " " " ۱۰/-
مولا بخش صاحب باورچی " ۱۱/۸
حکیم قطب الدین صاحب معہ اہلیہ " ۱۴/-
عبد الرحمٰن صاحب پشاوری بکڈپو " ۷/-

بابا محمد حسن صاحب واعظ مسجد مبارک ۵/۹
حافظ عنایت اللہ صاحب ناروو الیہ " ۵/۱۲
چوہدری اللہ رکھا صاحب آف گھٹیالیاں ۵/۱۲
حکیم عبد الرحمٰن صاحب " ۵/۹
قاضی ظہور الدین صاحب اکمل " ۶/۱
عبد الرحمٰن صاحب لیبر پیر افتخار احمد صاحب ۲۱/-
اہلیہ صاحبہ " " ۱۶/-
منشی جان محمد صاحب پوسٹمین مسجد اقصیٰ ۹/-
ریاست احمد صاحب۔ دارالشکر " ۶/۴
والدہ صاحبہ بشارت احمد صاحب " ۶/۴
فیض علی صاحب محلہ دارالیسر " ۲۰/-
محمد عبد اللہ صاحب چونہ فروش " ۷/-
ممتاز احمد صاحب قریشی " ۵/۱۲
میاں محمد لطیف صاحب ابن ڈپٹی محمد شریف صاحب ۲۰۵/-
سیدہ ام داؤد احمد صاحب ۵۷/-
عزیزہ بشریٰ بیگم صاحبہ " " ۴۱/-
سید داؤد احمد صاحب " " ۳۴/-
سید مسعود احمد صاحب " " ۲۱/-
" محمود احمد صاحب " " ۱۱/-
سیدہ آنسہ بیگم صاحبہ " " ۹/-
ام داؤد احمد صاحب بجانب حضرت میر ناصر نواب صاحب ۸/-
" " " نانی اماں جان صاحبہ ۸/-
" " " حمیدہ بیگم صاحبہ " ۸/-
" " " حضرت پیر منظور محمد صاحب ۸/-
باقی

سکیم شعبہ وقار عمل مجلس خدام الاحمدیہ

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے شعبہ وقار عمل کیلئے سال رواں کے واسطے جو سکیم منظور کی ہے۔ وہ اس غرض سے شائع کی جارہی ہے۔ تاکہ مجالس اسے اچھی طرح سے ذہن نشین کرلیں اور اس منظور شدہ سکیم کے مطابق اپنی اپنی مجالس میں عملدر آمد بھی شروع کردیں۔ مجالس کی طرف سے جو ہفتہ وار اور ماہوار رپورٹیں مرکز میں بھجوائی جاتی ہیں۔ ان میں تفصیل کے ساتھ مجالس اس شعبہ سے متعلق اپنی مساعی کا ذکر کرتے ہیں۔ تاکہ مرکز ان کی صحیح رنگ میں رہنمائی کرسکے۔ سکیم حسب ذیل ہے

(۱) ہر اس مجلس میں جس کے اراکین کی تعداد بیس یا اس سے زائد ہو۔ وہاں شعبہ وقار عمل کا ایک علیحدہ سیکرٹری مقرر کیا جائیگا۔

(۲) مرکز میں اس سال کم از کم چھ اجتماعی وقار عمل منائے جائیں گے۔

(۳) قادیان کے ہر محلہ میں محلہ وار ماہواری وقار عمل بھی منائے جائیں گے۔ جس میں گلیوں اور نالیوں کی صفائی اور راستوں کے گڑھوں کو پُر کرنے کو خاص طور پر مد نظر رکھا جائیگا۔ اور مرکز وہاں صفائی کے معائنہ کا انتظام کرے گا۔ نیز قادیان کی مجالس میں محلہ کی صفائی کے لحاظ سے جو مجالس اوّل اور دوم رہیں گی۔ اُن کو معقول انعام دیا جائے گا

(۴) تحریک کی جائیگی۔ کہ مجالس اپنے آپ کو "نمونہ کی مجالس" بنانے کے لئے پیش کریں۔ اور جو مجالس اپنے آپ کو انلیٹر کریں گی۔ ان کو ہدایت کی جائے گی۔ کہ وہ اپنے گاؤں یا محلہ کو صفائی اور حفظان صحت کے لحاظ سے نمونہ کا گاؤں یا محلہ بنائیں۔ ان مجالس میں سے اول رہنے والی مجلس کو سالانہ اجتماع کے موقعہ پر انعام دیا جائے گا۔ اس تحریک میں قادیان کی مجالس کی شرکت طوعی نہیں بلکہ لازمی ہوگی۔

(۵) کوشش کی جائے گی۔ کہ قادیان ٹاؤن کمیٹی کا تعاون حاصل کرکے قادیان کے مختلف محلہ جات میں کوڑا کرکٹ ڈالنے کے لئے گڑھے تیار کروائے جائیں۔ جن کے گرد دیوار ہو۔ اور کوڑا کرکٹ صرف انہیں جگہوں میں ڈالا جائے جسے ٹاؤن کمیٹی روزانہ صاف کرواتی رہے

(۶) وقار عمل کے متعلق مہینہ میں دوبار اخبار میں تحریک کی جایا کرے گی۔

(۷) مجالس کو خطوط کے ذریعہ بھی وقار عمل منانے کی تحریک کی جائیگی۔

(۸) قادیان کی مجالس کے علاوہ بیرونی مجالس کے بھی وقتاً فوقتاً دورے کئے جائیں گے

(۹) مجالس کو تحریک کی جائیگی۔ کہ وہ اپنے ہاں روزانہ یا ہر دوسرے دن یا ہفتہ میں دوبار وقار عمل منایا کریں اور اگر کوئی مجلس (مثلاً شہری مجالس جہاں روزانہ یا ہفتہ میں تین بار جمع ہونا مشکل ہو) اپنے خاص حالات کی وجہ سے روزانہ یا ہفتہ میں دوبار وقار عمل نہ کرسکیں۔ تو کم از کم ہفتہ میں ایک بار ضرور وقار عمل منائیں لیکن قادیان میں ہفتہ میں کم از کم چار دن وقار عمل منایا جایا کریں گے۔

(۱۰) لاہور۔ سیالکوٹ۔ دہلی اور امرتسر وغیرہ بڑی مجالس کے لئے سہ ماہی اجتماعی وقار عمل منانے کی تحریک جاری کی جائیگی:-

(خاکسار ظہور احمد مہتمم وقار عمل مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

"ترجمۃ القرآن اور خدام کا فرض"

وہ جماعت جس کے سامنے دنیا کے قلوب کو فتح کرنے کا عظیم الشان مقصد ہو اور پھر اس کا یہ دعویٰ بھی ہو کہ ہمارا اکمل پروگرام قرآن کریم میں موجود ہے۔ تو پھر کیا یہ عجیب بات نہیں کہ اس کے افراد ایک طرف تو اپنے دلوں میں دنیا کو فتح کرنے کی تڑپ رکھتے ہوں۔ لیکن دوسری طرف وہ اس آخری لڑائی کے لئے اپنے بہترین ہتھیار یعنی قرآن کریم کے حقائق و معارف سے محروم ہوں۔ یقیناً ہر سچا احمدی اپنے اندر یہ شدید خواہش محسوس کرتا ہے کہ اے کاش! میں اس مقدس جنگ میں بطور ایک بہادر سپاہی کے کام کروں۔ اور اس کی یہ خواہش تبھی پوری ہوسکتی ہے جب کہ وہ اپنے آپ کو قرآن کریم جیسے کارگر ہتھیار سے مسلح کرے۔ ورنہ اُس کی یہ خواہش محض اُس کی ذات تک ہی محدود رہے گی۔ اور وہ اپنی قوم کے لئے بجائے مفید ثابت ہونے کے اُس کے لئے بوجھ ثابت ہوگا۔ اور یقیناً ہر وہ بوجھ جو جماعت کی ترقی کی راہ میں حائل ہوگا اُسے نظر انداز کردیا جائیگا۔

پس خدام جو جماعت احمدیہ کی فوج ہیں۔ اس فوج کے ہر سپاہی کے لئے کم از کم یہ لازمی ہے۔ کہ وہ قرآن کریم کا ترجمہ سیکھے۔ اور اگر وہ خود سیکھ چکا ہے۔ تو دوسروں کو سکھائے۔ اور ساتھ ساتھ اپنے علم کو بھی بڑھائے کیونکہ یہی ایک ہتھیار ہے جس کے ذریعے اُس نے دشمن کو شکست دیکر بھگانا ہے وہ سپاہی سپاہی نہیں۔ جو اپنے ہتھیار سے غافل ہو۔

ہر ترقی کرنے والی قوم کے لئے دو سب سے اہم باتیں جن کے بغیر اُس کی ترقی ناممکن ہوتی ہے۔ یہ ہیں کہ اول اُس نے دنیا کے سامنے کیا کہنا ہے۔ دوسرے یہ کہ کس طرح کہنا ہے۔ ان ہر دو باتوں میں سے اگر کوئی ایک بھی کسی قوم کو حاصل نہیں ہے۔ تو اس قوم کی کامیابی ایک موہوم امر ہے جیسا کہ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ خدام کو ان دو باتوں کیطرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"یہ امر اچھی طرح سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ جب تک خدام الاحمدیہ کے کارکن اور خدام الاحمدیہ کے تمام رکن اس بات کو مدِ نظر نہ رکھیں گے۔ کہ ہم نے کیا کہنا ہے اور پھر جو کچھ کہنا ہے اس کے متعلق تمام خدام کے ذہنوں میں یہ امر مستحضر نہیں ہوگا۔ کہ اسے کس طرح کہنا ہے۔ اس وقت اس انسٹی ٹیوٹ اور اس محکمہ یا ادارہ کی کامیابی قطعاً غیر یقینی اور شکی ہوگی۔ بلکہ بعض صورتوں میں یہ لاعلمی نہایت خطرناک نتائج پیدا کرنے کا موجب بن سکتی ہے۔"

باقی رہی اس پروگرام کی معین صورت۔ تو یہ امر واضح ہی ہے۔ کہ ہم نے دنیا کے سامنے صحیح اسلام پیش کرنا ہے اور یہی ہمارا پروگرام ہے۔ اور اسی طرح پیش کرنا ہے۔ جس طرح اسلام نے ہمیں پیش کرنا سکھایا ہے۔ جیسے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ خدام کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"اور دین کے لئے ضروری ہے۔ کہ انہیں اسلام کی مکمل واقفیت ہو۔ اور ان کے لئے ضروری ہے۔ کہ انہیں اسلام کو پیش کرنے کا صحیح طریق معلوم ہو۔ کیونکہ حقیقت یہی ہے۔ کہ ہم نے جو کچھ کہنا ہے۔ وہ اسلام ہی میں سب کا سب بیان ہو چکا ہے۔" اور یہ تو بین بات ہی ہے۔ کہ صحیح اسلام وہی ہے۔ جو قرآن کریم میں بیان ہو چکا ہے۔ پس جب ہمارا عملی پروگرام جس کے ذریعے ہم نے دنیا کو فتح کرنا ہے۔ قرآن کریم ہی ہے۔ تو پھر ہمارے لئے کس قدر ضروری امر یہ ہے۔ کہ ہم میں سے ہر ایک خادم اس پروگرام سے واقف ہو اور اس کی کم سے کم صورت یہ ہے کہ ہم قرآن کریم کا ترجمہ جانتے ہوں۔ اور اگر خود جانتے ہیں۔ تو دوسروں کو سکھائیں۔ تاوقتیکہ جماعت کا ہر فرد قرآن کریم کا ترجمہ سیکھ چکا ہو۔ حضرت مصلح الموعود ایدہ اللہ الودود واطال اللہ بقاءہ وافاض علینا من فیوضہ العمیمۃ زیادۃ فزیادۃ متعدد بار جماعت کو اس کی طرف توجہ دلا چکے ہیں۔ جیسا کہ حضور گزشتہ سے پیوستہ سالانہ اجتماع کے موقع پر خدام کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"میں نے بارہا توجہ دلائی ہے۔ کہ جب تک قرآن کریم سے ہر چھوٹے بڑے کو واقف نہیں کیا جاتا۔ اس وقت تک ہمیں اپنی کامیابی کی کوئی امید نہیں رکھنی چاہیئے۔ اور اگر ہم رکھتے ہیں۔ تو ہم ایک ایسا نقطہ نگاہ اپنے سامنے رکھتے ہیں۔ جو عقلمندوں کا نہیں بلکہ مجنونوں اور پاگلوں کا ہوتا ہے آج میں اس امر کی طرف پھر توجہ دلاتا ہوں۔ اور نوجوانوں کو خصوصیت کے ساتھ یہ نصیحت کرتا ہوں۔ کہ انہیں قرآن کریم کا ترجمہ سیکھنے کی جلد سے جلد کوشش کرنی چاہیئے" پس ہمیں حضور کے ان اہم ارشادات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے یہ تہیہ کر لینا چاہیئے۔ کہ ہم سے کوئی خادم بھی بغیر ترجمہ پڑھے کے نہ رہے" اور مرکز سے اس بارے میں ہر طرح سے تعاون کرتے ہوئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس خواہش کو کہ تمام نوجوانوں کو جلد سے جلد ترجمہ قرآن سیکھ لینا چاہیئے۔ پورا کیا جائے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تجویز کے مطابق خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے اس سال بھی میٹرک دینیات کلاس اور نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے ترجمۃ القرآن کلاس حسب سابق جاری کی جائے گی۔ خدام کا فرض ہے کہ ان دونوں کلاسوں سے کما حقہٗ فائدہ اٹھائیں۔ اور ان میں کثرت سے شمولیت اختیار کریں۔

(خاکسار ملک مبارک احمد مولوی فاضل واقف زندگی نائب مہتمم تعلیم)

"کیا آپ نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک توسیع کالج پر لبیک کہتے ہوئے وعدہ لکھوا دیا ہے۔" (ناظر بیت المال)

اناج کی عالمگیر قلت!

پیداوار معمول سے کہیں کم رہے

حضرت مسیح علیہ السلام کی دوبارہ آمد کی دو بہت بڑی علامات قحط اور مری ہے۔ اور یہ دونوں علامتیں موجودہ زمانہ میں جس عالمگیر شکل میں رونما ہو رہی ہیں۔ اس کی مثال تاریخ عالم میں موجود نہیں۔ گذشتہ جنگ میں موت نے جس بھیانک شکل میں انسانوں اور حیوانوں کو اپنا شکار بنایا۔ اور جس کثرت کے ساتھ بنایا۔ اس کے پیش نظر کہا جا سکتا ہے۔ کہ دنیا کا کوئی خطہ محفوظ نہیں رہا۔ اب قحط کی مصیبت جو نازل ہو رہی ہے۔ وہ بھی سارے عالم کو اپنے لپیٹ میں لے رہی ہے جیسا کہ ذیل کے حالات اور واقعات سے ثابت ہے

یہ صورت حالات جہاں عیسائی دنیا کے لئے قابل غور و فکر ہے۔ کہ وہ آنے والے مسیح کو تلاش کریں۔ وہاں مسلمانوں کے لئے بھی توجہ طلب ہے۔ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایک طرف تو انہیں مسیح موعود کے آنے کی اطلاع فرما چکے ہیں۔ اور دوسری طرف خدا تعالیٰ کا یہ اٹل قانون سنا چکے ہیں کہ وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا۔

یعنی خدا تعالیٰ دنیا میں عالمگیر عذاب اس وقت تک نازل نہیں کرتا۔ جب تک اپنا کوئی رسول مبعوث نہ کرے۔ اب جبکہ دنیا میں پے درپے عالمگیر عذاب نازل ہو رہے ہیں۔ تو مسلمانوں کو خدا تعالیٰ کے اس رسول کی تلاش کرنی چاہیے جس کا ایسے عذاب سے قبل آنا خدا تعالیٰ نے ضروری قرار دیا ہے۔ اور وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ قحط کے عالمگیر عذاب اور مصیبت کی شکل میں رونما ہونے کے متعلق ذیل کا مضمون ملاحظہ ہو۔

لندن ۴ر اپریل۔ شمالی نصف کرہ میں جو فصلیں کاٹی گئی ہیں۔ ان کی پوری تفصیلات جنتری سال (جنوری سے دسمبر تک) کے آخر میں جا کر معلوم ہوں گی۔ بہت سی صورتوں میں یہ تفصیلات پہلے تخمینوں کو سامنے رکھ کر تیار کی گئی ہیں۔

جہاں تک جنوبی نصف کرہ کا تعلق ہے فصلوں کے آخری تخمینے جنتری سال کے ختم ہونے پر بھی تیار نہ ہو سکیں گے۔ لیکن موسمی حالات کی خرابی کے باعث مجبوراً پہلے تخمینوں کو ہی لینا پڑا۔

اس سال یورپ میں گیہوں اور رائی (ایک قسم کا غلہ) کی پیداوار صرف ۳۱ ملین ٹن ہوئی ہے۔ اس کے مقابلہ میں دوران جنگ کی اوسط ۵۰ ملین ٹن تھی۔

اس کمی کا ایک سبب یہ ہے۔ کہ جنتری سال کے شروع ہونے سے پہلے موسم خزاں کی بارشوں اور جنگی کارروائیوں کے باعث بہت سے علاقوں میں بیج بڑے پیمانہ پر نہ ڈالے گئے۔ بحر روم کے کئی علاقوں میں موسم بہار کی شدید خشک سالی کے باعث ہسپانیہ اٹلی اور دریا ستہائے متحدہ بلقان کے ایک حصہ میں پیداوار اچھی نہ ہو سکی۔ جنگ کے زمانہ میں کیمیاوی کھاد بہت ہی کم میسر آئی جس کا لازمی اثر پیداوار پر پڑا۔ زمین سدھار آبادی کے ادھر ادھر منتقل ہونے اور مویشیوں خصوصاً بیلوں گھوڑوں وغیرہ کا ہر کاری طور پر لے جانے (یہ سب کچھ وسیع پیمانے پر اچانک عمل میں آیا) مشرقی اور جنوبی یورپ کی پیداوار کا بہت نقصان ہوا۔ اس طرح جنگ کے سالوں میں بار بار فصلیں اگانے کے نقصان پہنچانے والے عمل کا اثر رفتہ رفتہ پیداوار پر بھی پڑا۔

شمالی افریقہ سے ۳۸-۱۹۳۵ء میں اوسطاً ۳۲۵۰۰۰ ٹن گیہوں باہر بھیجا گیا ۱۹۴۵ء میں اس ملک کے ان غلوں کی پیداوار میں جن سے ڈبل روٹی بنتی ہے۔ قبل جنگ کے مقابلہ میں ستر فی صدی کی کمی ہو گئی۔

یعنی پیداوار ۸ء۳ ملین ٹن سے گھٹ کر ۱ء۱ ملین ٹن رہ گئی۔ جس کا سبب یہ تھا کہ ۱۹۴۵ء کے موسم بہار میں شدید خشک سالی واقع ہو گئی تھی۔

دکھنی افریقہ میں طویل خشک سالی کی وجہ سے گیہوں کی فصل جس کی اوسط پیداوار جنگ سے پہلے پانچ لاکھ ٹن تھی۔ تین لاکھ ٹن رہ گئی۔ وہاں صورت حالات اس وجہ سے اور بھی زیادہ تشویشناک ہو گئی۔ کہ پچھلے سال مکئی کی فصل اچھی نہیں ہوئی۔ جس کے باعث باہر سے غلہ منگوانے کی ضرورت پیش آئی۔ طویل خشک سالی کی وجہ سے نئی فصل کے اچھے ہونے کا بھی امکان نہیں۔

ہندوستان کا مطالبہ

ہندوستان میں چاول اور باجرے وغیرہ کی جو فصل کاٹی جا چکی ہے۔ اس میں متوقع پیداوار سے تیس لاکھ ٹن کی کمی واقع ہو گئی۔ موسم سرما میں بالکل کوئی بارش نہیں ہوئی۔ جس کا اثر گیہوں۔ جو اور چنے کی ان فصلوں پر پڑا ہے۔ جو ۱۹۴۶ء کے موسم بہار میں کاٹی جائیں گی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ ہندوستان میں اناج کی فصل بحیثیت مجموعی غالباً بقدر ستر لاکھ ٹن کم ہو جائے گی۔ یہی وجہ ہے۔ کہ حکومت ہند نے ہندوستان کی ضروریات کے لئے باہر سے جتنا غلہ (گیہوں اور چاول) منگوانے کا اندازہ لگایا تھا۔ اس میں اسے اضافہ کرنا پڑا۔ چنانچہ پہلے اندازہ یہ تھا۔ کہ باہر سے پندرہ لاکھ ٹن غلہ منگانے کی ضرورت ہوگی۔ لیکن بعد میں اسے چالیس لاکھ ٹن تک بڑھا دیا گیا۔

مشرق میں چاول کی رسد کم ہو جانے کی وجہ سے اناج کی مانگ میں تو اضافہ ہوا ہی تھا۔ لیکن اناج کی قلت اور مختلف ملکوں بالخصوص یورپ میں ذرائع نقل و حمل کی ابتر صورت حالات کے باعث کاشتکاروں سے غلہ فراہم کرنے میں شدید مشکلات پیدا ہو گئیں۔ مختلف ملکوں بالخصوص فرانس۔ مرکزی یورپ پولینڈ اور جرمنی میں آلو کی فصل اچھی نہیں ہوئی۔ اس طرح لاطینی امریکہ۔ دکھنی افریقہ بلقانی ریاستوں اور اٹلی میں جہاں مکئی خوراک کے طور پر بکثرت استعمال کی جاتی ہے۔ مکئی کی فصل ناقص ہے۔

رئی۔ جو اور مکی

روٹی کے لئے کوئی اناج گیہوں کا بدل نہیں بن سکتا۔ موٹے اناج برآمد کرنے والے ملک ۱۹۴۶ء کی پہلی ششماہی میں ساڑھے بارہ لاکھ ٹن اناج بھجوائیں گے۔ رئی۔ جو۔ مکی اور "سورگھم" (باجرہ اور چینی گنا وغیرہ) سب کی پیداوار کم ہے۔ اس سال رئی کی پیداوار جنگ سے پہلے سالوں کی نسبت سولہ فی صدی کم ہے۔ یہ غلہ مرکزی مشرقی اور شمالی یورپ کے ایک بڑے حصہ کی غذا ہے۔ اس کی پیداوار دوسرے سب غلوں کی نسبت بہت کم ہے۔ شمالی افریقہ میں جو کی روٹی بکثرت کھائی جاتی ہے۔ لیکن وہاں جو کی فصل بالکل نہیں ہوئی۔ اس سال تمام دنیا میں جس قدر جو پیدا ہوا ہے۔ وہ جنگ سے قبل کی مقدار کا تیرہ فی صدی ہے۔ جو عام طور پر کناڈا اور ریاستہائے متحدہ امریکہ سے ہی باہر بھیجا جایا کرتا تھا لیکن اب کہ جو کی صورت حالات ان ملکوں کی بھی اچھی نہیں۔

دنیا میں چاول کی کل مقدار کا پچانوے فی صدی حصہ ایشیا میں پیدا ہوتا ہے۔ اس لئے کسی اور علاقے میں چاول کی پیداوار کو بڑھانے سے چاول کی عالمگیر پیداوار پر کوئی خوشگوار اثر نہیں پڑ سکتا۔

مویشی اور مرغیاں وغیرہ

جنگ کے دوران میں دنیا کے مویشیوں اور مرغیوں وغیرہ کی آبادی کے مقامات میں تیزی کے ساتھ تبدیلی ہوئی۔ برطانیہ نے جہازوں کو بچانے کے لئے ان کی درآمد میں کمی کر دی۔ مرغیوں اور بھیڑوں کی تعداد منصوبہ بندی کے تحت کی گئی۔ انہیں جو غلہ کھلایا جاتا ہے۔ اس میں اور زیادہ کمی کی گئی۔ کیونکہ دودھ دینے والے جانوروں کے لئے غلہ کی رسد کا انتظام رکھنا ضروری تھا۔ یورپ میں سوروں اور مرغیوں کی تعداد میں بہت زیادہ کمی ہوئی۔ اور تھوڑی سی کمی مویشی اور گھوڑوں کی تعداد میں بھی ہوئی۔ ساتھ ہی مجموعی حیثیت سے امریکہ کناڈا اور شمالی امریکہ میں مویشی اور مرغیوں وغیرہ کی تعداد میں اضافہ ہوا۔ اور ۳۹-۱۹۳۵ء کی اوسط تعداد کے مقابلہ میں سوروں کی تعداد بقدر ۴۰ فی صدی کے۔ مرغیوں کی تعداد بقدر ۳۳ فی صدی کے اور مویشی کی تعداد بقدر ۲۰ فی صدی کے بڑھ گئی۔ جنوبی نصف کرہ ارض میں بھی اضافہ ہوتا رہا۔ امریکہ میں مویشی اور مرغیوں وغیرہ کی تعداد میں جو اضافہ ہوا۔ اس کی وجہ سے اس مدت میں ان جانوروں کے استعمال کے غلہ کی مقدار بقدر ۴۰ فی صدی کے بڑھ گئی۔ شمالی امریکہ میں جہاں یورپ اور برطانیہ کے بہ نسبت کس قدر کم جانور ہیں۔ اور ان جانوروں کو جتنا غلہ کھلایا جاتا ہے۔ یورپ اور برطانیہ میں اس وقت اس کے مقابلہ میں جانوروں کو صرف تقریباً چوتھائی مقدار کھلائی جاتی ہے۔

برطانیہ میں ایک شہری آدمی سال بھر میں ۱۰۰ پونڈ گوشت صرف کرتا ہے۔ (جس میں سور کا گوشت بھی شامل ہے) اس کے مقابلہ میں جنگ سے پہلے ایک شہری سال بھر میں ۱۳۲ پاؤنڈ گوشت استعمال کرتا تھا۔

پیارے آقا کا تازہ ارشاد

تمام قائدین حضرات و زعما کرام مجالس خدام الاحمدیہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ فرمودہ ۱۵ رامان و مطبوعہ ۲۸ رامان کی روشنی میں مندرجہ ذیل امور کی طرف فوری توجہ فرماویں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے۔ کہ "الفضل" کا خریدنا ہر جماعت اور ہر مستطیع احمدی کے لئے ضروری ہے۔" ریویو آف ریلیجنز کے متعلق فرمایا کہ "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش تھی۔ کہ اس کے کم از کم دس ہزار خریدار ہو جائیں"۔ ہم خدام کے لئے یہ کس قدر غیرت کا مقام ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک خواہش فرمائیں۔ اور ہم پچاس سال تک اس خواہش کو پورا نہ کر سکیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ خواہش اس وقت فرمائی۔ جبکہ جماعت کی تعداد آج سے کئی حصہ کم تھی۔ پچھلے سال حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہال کے متعلق خواہش کی تکمیل کا آغاز مجلس مشاورت کے موقعہ پر ہوا تھا۔ آیئے ہم خدام مشاورت کے آغاز تک ساری جماعت میں ہیجان پیدا کر دیں۔ اور اس مشاورت پر دس ہزار کی تعداد کو پورا کر دیں۔

حضور نے فرمایا ہے۔ کہ جس قدر تعداد احمدی خریداروں کی ہو۔ اسی قدر غیر احمدی خریداروں کی ہو سکتی ہے۔

آپ پچیس اپریل تک دفتر میں اپنی انتہائی کوششوں کے ریکارڈ کی رپورٹ مندرجہ ذیل نقشہ کے مطابق ارسال فرماویں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

نام اخبار	کل خریدار موجودہ		نئے خریدار		فائل		کیفیت
	احمدی	غیر احمدی	احمدی	غیر احمدی	سابقہ	موجودہ	
ریویو							
الفضل خطبہ نمبر							
الفضل روزانہ							

(خاکسار محمد علی مہتمم اشاعت و استقلال)

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر میں اطلاع کر دے۔

نمبر ۱۳۲۰:۔ منکہ میاں خاں ولد چوہدری غلام قادر صاحب قوم جٹ گھمن پیشہ زمینداری عمر ۷۴ سال بیعت ۱۹۲۷ء ساکن کوٹ کرم بخش ڈاکخانہ گھونکے ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۳/۳۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اراضی تعدادی ساڑھے چھ بیگھے اس میں سے میری بیوی کے حق مہر میں اراضی دو گھماؤں دی ہوئی ہے۔ باقی زمین کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اراضی مرہونہ ۳۵۰/- روپے باقی اراضی دس کنال کی قیمت ۱۰۰۰/- ہے کل ۱۳۵۰/- روپے آئندہ جو جائیداد پیدا کرونگا۔ اس کی اطلاع دیتا رہونگا میرے مرنے کے بعد جسقدر جائیداد اس کے علاوہ ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد: میاں خاں نشان انگوٹھا۔ گواہ شد: سید احمد شاہ دیہاتی مبلغ گواہ شد: چوہدری خورشید احمد انسپکٹر وصایا

نمبر ۹۴۲۳:۔ منکہ چوہدری نور احمد خاں ولد چوہدری غلام محمد خاں صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن کٹریال ڈاکخانہ خاص ضلع امرتسر حال لاہور کریک میکینکل انسٹیٹیوٹ حلقہ مزنگ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۳/۳۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت سوائے دو بیگھہ زمین کے جو کہ میرے پاس رہن یا قبضہ بعوض ۲۷۵/- روپے کے ہے۔ اور کوئی جائیداد نہیں۔ میری ماہوار تنخواہ ایک سو اٹھارہ روپے مع مہنگائی الاونس ہے۔ تنخواہ کی کمی بیشی کی اطلاع دیتا رہونگا علاوہ ازیں اگر میرے مرنے پر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:۔ نور احمد خان انسپکٹر کریک ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ لاہور۔ گواہ شد: عبد الرحیم پرسنل اسسٹنٹ امیر جماعت احمدیہ گواہ شد: محمد ابراہیم احمدی ہیڈ ڈرافٹسمین اسلامیہ پارک لاہور۔

نمبر ۹۴۲۴:۔ منکہ نعمت بی بی زوجہ صاحبہ غلام رسول صاحب قوم کھٹانہ راجپوت عمر ۱۲ سال پیدائشی احمدی ساکن اسماعیلہ ڈاکخانہ بھاؤ گھسیٹ پور ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۱۱/۳۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ زیور طلائی ۱۲ ۱/۴ تولے اور زیورات نقرئی ۲۷ تولے اس کے علاوہ مبلغ دو صد روپیہ مہر بذمہ خاوند ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ نقد دو صد روپیہ بھی ہے میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامۃ نعمت بی بی۔ گواہ شد: محمد ابراہیم والد موصیہ۔

گواہ شد: محمد اسمٰعیل خالد برادر موصیہ

گواہ شد:۔ غلام رسول خاوند موصیہ

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

نئی دہلی ۸ اپریل کمانڈر انچیف نے آج کونسل آف سٹیٹ میں بیان کیا۔ کہ ہندوستان کی آئندہ فوج کے لئے کوئی نو ہزار افسر درکار ہوں گے۔ حکومت تہیہ کر چکی ہے کہ ہندوستان میں مکمل طور پر خالص ہندوستانی فوج معرض وجود میں لائی جائے۔ حکومت کا ارادہ ہے کہ یہ فوج حتی الامکان کم از کم مدت میں مرتب ہو جائے۔ اور یہ مرحلہ ہندوستانی فوج کی استعداد اور صلاحیت کے بہت ہی بلند معیار کو کم کئے بغیر طے ہو جائے۔

نئی دہلی ۸ اپریل۔ مرکزی اور صوبائی اسمبلیوں کے مسلم ارکان کا کنونشن آج اینگلو عربک کالج کے احاطے میں شروع ہوا۔ اسمبلیوں کے کوئی ساڑھے چار سو ارکان موجود تھے۔ جن میں خواتین بھی شامل تھیں۔ اس کے علاوہ عام حاضرین کا جم غفیر بھی موجود تھا۔ صدارت کے لئے نواب سر محمد اسماعیل خاں نے مسٹر جناح کا نام پیش کیا۔ نواب صاحب ممدوٹ نے اس کی تائید کی۔ مسٹر جناح نے کہا۔ اسلامی ہندوستان کا عزم صمیم یہ ہے۔ کہ ہندوستان کے اندر ایک آزاد مملکت پاکستان معرض وجود میں لائی جائیگی ہم واحد حلقہ وار اسمبلی کی تجویز کو ہرگز قبول نہیں کریں گے۔ اس کے علاوہ وہ پاکستان کا اصول تسلیم ہو جانے سے پہلے عارضی حکومت کے کسی کانسٹی ٹیوشن کو تسلیم نہیں کیا جائے گا۔ مسلمانوں کے نزدیک اکھنڈ ہندوستان کا نظریہ ناقابل قبول ہے۔ لیکن اگر اس نظریے کو ہم پر جبراً ٹھونس دیا گیا۔ تو ہم ہر طریقے سے اس کی مزاحمت کریں گے۔ اور اس مزاحمت پر سب کچھ خرچ کر ڈالیں گے۔ ہم اپنا سب کچھ قربان کر دینے پر آمادہ ہیں۔ اور ہم کسی ایسی حکومت کو قبول نہیں کریں گے جو ہمارے مشورے کے بغیر معرض تشکیل میں آئے۔ پاکستان اور اس کی مکمل آزادی کے حصول کے متعلق ہم کسی مفاہمت پر آمادہ نہیں ہیں۔ ہم واحد دستور ساز مجلس کی تجویز بھی قبول نہیں کر سکتے۔ جب تک پاکستان کو ناگزیر شرط کے طور پر قبول نہ کر لیا جائے۔ تب تک ہم کسی عارضی حکومت کو منظور نہیں کریں گے۔ اور جو کانسٹی ٹیوشن ہم پر ٹھونسا جائے گا۔ ہم اسے مسترد کر دیں گے اس صورت میں ہمارے لئے سوائے اس کے اور کوئی راستہ کھلا نہیں رہے گا۔ کہ ہم ہر ممکن طریق سے اس کی مزاحمت کریں

لاہور ۸ اپریل۔ پنجاب کے نامزد گورنر سر ایوان میڈر سٹہ جنکنز کے۔ سی۔ ایس آئی کے۔ سی۔ آئی۔ ای۔ آئی۔ سی۔ ایس آج صبح سپیشل ٹرین میں نئی دہلی سے لاہور پہنچے۔ اور اپنے عہدے کا چارج سنبھال لیا۔ آج سے ۴۰ سال پہلے آپ آئی۔ سی۔ ایس بھرتی ہو کر یہاں آئے تھے۔ اور اسسٹنٹ کمشنر کی حیثیت سے ہوشیار پور تعینات ہوئے تھے۔ گورنر صاحب کنوارے ہیں۔

نئی دہلی ۸ اپریل۔ آج بمبئی یو۔ پی۔ سی۔ پی اور مدراس کی اسمبلیوں کی مسلم لیگ پارٹیوں کے وزارتی مشن سے مشترکہ ملاقات کی۔ جو ستر منٹ جاری رہی۔ سید عبدالرؤف شاہ نے اخبار نویسوں سے کہا۔ ہم نے وزارتی مشن پر اس حقیقت کو واضح کر دیا ہے۔ کہ ہمارے تحفظ کا انحصار پاکستان پر ہے ہمیں سرزمین ہندوستان کی بہ نسبت اپنی ملت اپنے دین اور اپنی ثقافت بدرجہا زیادہ عزیز ہے۔

بمبئی ۷ اپریل مسٹر کھیر کو اس وقت وزارت کی تشکیل میں بڑی دقت پیش آ رہی ہے۔ کیونکہ کانگرس ممبروں کی فہرست میں مسلمان ایک بھی نہیں۔

نئی دہلی ۸ اپریل۔ حکومت ہند نے مسٹر احمد ہارون جعفر ایم۔ ایل۔ اے کی اس تجویز کو منظور کر لیا ہے۔ کہ جو مسلمان بنکوں میں روپیہ جمع کراتے ہیں۔ اور مذہبی عقیدہ کی بنا پر سود وصول نہیں کرتے۔ ان کے سود کی رقم کو مسلمانوں کے حوالہ کر دیا جائے گا۔ مسٹر جعفر نے ایک سکیم تیار کی ہے۔ جس کی رو سے ایک ٹرسٹ مقرر کر دیا جائے گا۔ جو اس لاوارث رقم کو وصول کیا کرے گا۔

لاہور ۸ اپریل۔ گورنر پنجاب کی حیثیت سے میعاد عہدہ کے پورے پانچ سال یہاں گزارنے کے بعد سر برٹرانڈ گلانسی آج شام کو سپیشل ٹرین میں سوار ہو کر دہلی روانہ ہو گئے۔

لنڈن ۸ اپریل۔ ماسکو ریڈیو نے اس خط و کتابت کو نشر کر دیا ہے جو سٹالن اور وزیر اعظم ایران قوام السلطنت کے درمیان ہوئی۔ ایران اور روس کے درمیان ایرانی تیل کے متعلق جو معاہدہ ہوا ہے۔ اس کی تمام شرائط بھی نشر کر دی گئی ہیں۔

لنڈن ۸ اپریل۔ اخبار ڈیلی ٹیلیگراف برطانوی وزراء کے دورۂ ہندوستان پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے۔ کہ برطانوی وزراء کے قیام ہند کے دوران میں ہندوستانی لیڈروں کا جذبہ تعصب و اختلاف اور بھی نمایاں ہو گیا ہے۔ پاکستان کے متعلق پنڈت نہرو اور مسٹر جناح کے حالیہ بیانات سے اختلافات کی خلیج اور بھی وسیع ہو گئی ہے۔ ان حالات میں برطانوی وزراء کے مشن کا ناکام ہونا بعید از قیاس نہیں۔

پشاور ۸ اپریل۔ صوبہ سرحد کی غذائی قلت کے انسداد کے لئے حکومت سرحد نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ زمینداروں سے فالتو غلہ بزور حاصل کر کے عوام میں تقسیم کیا جائے۔ نیز غلہ کی ذخیرہ اندوزی اور بلیک مارکیٹ کا ہر ممکن طریقہ سے سدباب کیا جائے گا۔

لنڈن ۸ اپریل کیبنٹ مشن کے سلسلہ میں جو توقعات پیدا ہوئی تھیں وہ نا امیدی میں بدل رہی ہیں۔ لارڈ پیتھک لارنس نے اپنی پریس کانفرنس میں اعلان کر دیا ہے۔ کہ ڈیڈلاک کو ختم کرنے کے لئے شاید انہیں ہندو اور مسلمانوں کے معاملہ میں ثالثی کرنی پڑے۔

لنڈن ۸ اپریل۔ روس نے مقبوضہ جاپانی یعنی شمالی کوریا کی مورچہ بندی شروع کر دی ہے۔ روسی فوجیں مشقی لڑائیاں کر رہی ہیں۔ اور سامان جنگ جمع کرنے کے علاوہ ہوائی اڈے تعمیر اور دیوہیکل ساحلی ہیبر بال نصب کی جا رہی ہیں۔ غیر روسیوں کو ان میں داخلہ کی اجازت نہیں۔

نئی دہلی ۸ اپریل۔ مولانا ابو الکلام آزاد صدر کانگرس نے ایک انٹرویو کے دوران میں کہا۔ دہلی میں آب و ہوا کے بغیر ہر بات میرے حق میں ہے۔ ہم آزادی کے مندر کے دروازے پر پہنچ گئے ہیں۔ اور ہم اس میں بہت جلد پہنچ جائیں گے۔

ٹوکیو ۹ اپریل۔ امریکن افسروں نے ایک رقاصہ لڑکی کو رشوت دے کر جاپانیوں کا ایک خفیہ خزانہ خلیج ٹوکیو سے برآمد کیا ہے۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ اس خزانہ میں قیمتی دھاتوں کی ۴۰ کروڑ ڈالر کی اینٹیں برآمد ہوئی ہیں۔ یہ اینٹیں پلاٹینم وغیرہ دھاتوں کی ہیں۔

حیدر آباد دکن ۷ اپریل نظام گورنمنٹ نے اردو کے تین اخبارات "میزان" "رہبر دکن" اور صحیفہ سے ضمانتیں طلب کی ہیں۔

دہلی ۸ اپریل۔ سرحدی گاندھی خان عبدالغفار خاں نے پولیٹیکل ایجنٹ بلوچستان کو وارننگ دی ہے کہ اگر بلوچستان سے سول لبرٹیز پر پابندیاں دور نہ کی گئیں۔ تو ہم سول نافرمانی شروع کرنے پر مجبور ہوں گے۔

لاہور ۸ اپریل۔ سونا ۹۷ روپے۔ چاندی ۱۶۴ روپے۔ پونڈ ۸-۶۷ روپے

امرتسر ۸ اپریل سونا ۱۰۰-۹۴ روپے۔ چاندی ۱۹۱۴ روپے۔ پونڈ ۸-۶۷ روپے

نیل فرانس ۸ اپریل۔ رو ہر کے علاقہ کو بین الاقوامی حیثیت دی جائے۔ رائن لینڈ پر فرانسیسی فوجیں قابض ہوں۔ اور سار کا علاقہ جس میں کانیں ہیں۔ فرانس کے ساتھ ملحق کر دیا جائے۔ یہ مطالبہ فرانس کے فارن سیکرٹری نے کیا۔ آپ نے دوران تقریر میں یہ بھی کہا کہ تین نسلوں سے جرمنی فرانس کو قربانی کے لئے تختۂ مشق بنا رہا ہے۔ لہذا اب اس پر سختی سے حکومت کی جائے۔

لاہور ۸ اپریل۔ گرمی قبل از وقت شروع ہو جانے سے اس دفعہ گندم کی فصل کی کٹائی جو عموماً بیساکھی کے بعد شروع ہوا کرتی تھی۔ اس بار دس بارہ روز پہلے شروع ہو گئی ہے۔ جن لوگوں نے گندم کی قلت کی خبروں کے پیش نظر زیادہ نرخ حاصل کرنے اور بلیک مارکیٹ کرنے کی غرض سے گندم چھپا کر مصنوعی قحط پیدا کر رکھا تھا۔ انہوں نے اب گندم نکالنی شروع کر دی ہے اپریل کے آخر تک گندم منڈیوں میں آنی شروع ہو جائے گی فصل بھی اچھی ہے۔ اور بظاہر قحط کا کوئی اندیشہ نہیں